www.KitaboSunnat.com

نماز میں خشوع

اہمیت، افادیت اور طریقہ کار

مؤلف
ابو عبداللہ آصف محمود
دار العلوم المحمدیہ لاہور

تقریظ و نظر ثانی
حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ
معلم دار العلوم المحمدیہ لاہور

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نماز میں خشوع

اہمیت، افادیت اور طریقہ کار

مؤلف
ابو عبداللہ آصف محمود
دارالعلوم المحمدیہ لاہور

تقریظ ونظر ثانی
حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ
معلم دارالعلوم المحمدیہ لاہور

ملنے کا پتہ
دارالعلوم المحمدیہ ریلوے لوکو ورکشاپ
مغل پورہ لاہور 0322-4828386

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق محفوظ ہیں

کتاب کا نام ---------- نماز میں خشوع

مؤلف ---------- ابو عبداللہ آصف محمود
0322-4828386

تقریظ و نظر ثانی ---------- حافظ عتیق الرحمن علوی حفظہ اللہ

اشاعت ---------- 2014ء

مطبع ----------

مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور پاکستان: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مقدمہ 7

تقریظ 14

خشوع وخضوع کا معنی ومفہوم 20

قرآن مجید میں خشوع کے مختلف معانی 22

نماز میں خشوع کا حکم 23

خشوع کی اہمیت 26

۱۔خشوع کے متعلق حکمِ الٰہی: 26

۲۔بغیر خشوع کے نماز پڑھنے والے کے لیے وعید: 27

۳۔نماز میں عدم خشوع منافقین کا شیوا: 27

۴۔امت محمدیہ میں سب سے پہلے خشوع نماز ختم ہو گا: 28

جتنا خشوع اتنا ثواب: 29

خشوع کے فضائل 30

۱۔نماز میں خشوع فلاح کا ذریعہ: 30

۲۔جنت الفردوس کا حقدار: 30

۳۔جنت کا وجوب: 31

۴۔گناہوں کی معافی: 32

۵۔اللہ تعالیٰ کا وعدہ: 33

۶۔عبادت میں آسانی: 33

۷۔ایسی معافی جیسے ماں نے ابھی جنا ہو: 34

خشوع کے متعلق آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین 35

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نمازیوں کی اقسام 37
- خاشعین کی نمازوں کے چند مناظر 40
- ا۔ سید الخاشعین رسول اللہ ﷺ کے خشوع کا عالم: 40
- سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ 41
- سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ 41
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ 43
- سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ 43
- سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ 44
- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 44
- سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ: 44
- سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ 45
- سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ: 45
- سیدنا مسلم بن یسار رحمہ اللہ: 46
- امام مالک رحمہ اللہ: 47
- امام بخاری رحمہ اللہ: 47
- عامر بن عبد القیس رحمہ اللہ: 47
- مسلمہ بن بشار رحمہ اللہ: 48
- سیدنا سعید بن عبد العزیز التنوخی رحمہ اللہ: 48
- امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ: 48
- سیدنا زین العابدین رحمہ اللہ: 49
- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: 49
- خشوع نفاق کی مذمت 50

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کے اسباب 52

ا۔خشوع پیدا کرنے والے اسباب کا طاقتور ہونا: 52

۲۔خشوع سے دور کرنے والے اسباب کا کمزور ہونا: 54

خشوع پیدا کرنے والے اسباب 55

ا۔ذکر الٰہی کا اہتمام: 55

۲۔طریقہ نماز کا مطالعہ: 56

۳۔نماز کی تیاری: 58

۴۔صف بندی کا اہتمام: 59

۵۔نماز میں اطمینان اور سکون: 60

۶۔ہر آیت پر ٹھہرنا: 62

۷۔قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا: 63

۸۔قرآن کریم کی آیات اور اذکار نماز پر غور و فکر اور حسب حال ان کا جواب: ... 65

۹۔دنیا کی بے ثباتی کا تصور اور موت کی یاد: 67

۱۰۔نماز کو اللہ تعالیٰ سے مناجات (ہمکلامی) سمجھ کر پڑھنا: 68

۱۱۔یہ تصور کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے: . 70

۱۲۔سترے کا اہتمام کرنا: 71

۱۳۔دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا: 73

۱۴۔شہادت والی انگلی کو ہلانا: 73

۱۵۔آیات اذکار اور دعاؤں کو بدل بدل کر پڑھنا: 74

۱۶۔تقویٰ اور خوف الٰہی: 79

۱۷۔سجدہ تلاوت کرنا: 81

۱۸۔خشوع کی اہمیت وفضیلت کو معلوم کرنا: 82

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ خاشعین کی نمازوں پر غور کرنا: 82

۲۰۔ تلاوت قرآن اور اذکار میں ہونٹوں کو حرکت دینا: 83

۲۱۔ اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا: 83

۲۲۔ شیطانی وسوسے اور ان کا علاج: 85

۲۳۔ موت سے بعد والے حالات پر غور کرتے رہنا: 88

۲۴۔ طوالت نماز: 91

خشوع کو کمزور کرنے والے کام 92

۱۔ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا: 92

۲۔ رفع حاجت کو روک کر نماز پڑھنا: 93

۳۔ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا: 94

۴۔ مشغول کرنے والی چیزوں پر نماز پڑھنا: 94

۵۔ نقش و نگار والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا: 95

۶۔ سخت گرم یا سرد جگہ پر نماز پڑھنا: 96

۷۔ کنکریاں سیدھے کرنا یا کپڑے درست کرتے رہنا: 97

۸۔ دورانِ نماز التفات کرنا: 99

۹۔ نماز میں جمائی لینا: 102

۱۰۔ نظر آسمان کی طرف اٹھانا: 103

۱۱۔ اذکار و قراءت اونچی آواز میں پڑھنا: 103

۱۲۔ دورانِ نماز تھوکنا: 104

۱۳۔ گندے کپڑے پہننا: 105

امورِ قلبیہ جو خشوع کے لیے معاون ہیں 106

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لِقُدْرَتِهٖ يَخْضَعُ مَنْ يَّعْبُدُ، وَ لِعَظْمَتِهٖ يَخْشَعُ مَنْ يَّرْكَعُ وَ يَسْجُدُ وَ لطيب مَنَاجَاةِ يَسْهَرُ الْمُتَهَجِّدُ وَ لَا يَرْقُدُ، وَ لِطَلْبِ ثَوَابِهٖ يَبْذُلُ الْمُجَاهِدُ نَفْسَهٗ وَ يَجْهَدُ وَ أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَتَمَ التَّسْلِيْمِ ...... وَ بَعْدُ!

شہادتین کے بعد دین حنیف کا سب سے اہم رکن نماز ہے اور نماز کو درست کرنا ٹھیک طریقہ سے ادا کرنا اور اس میں خشوع کا خیال رکھنا یہ ہمارے لیے شریعت کا حکم ہے۔

فلاح وفوز پانے والوں کی جو صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کی ہیں ان میں سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ وہ نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں قرآن کریم میں ہی خشوع ان خوش نصیبوں کا ایک وصف بیان ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت کے مستحق اور اجر عظیم پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾ (الأنبياء:90)

”بے شک یہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرنے والے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع کرنے والے تھے۔“

رسالۃ مسماۃ ”نماز میں خشوع اہمیت افادیت اور طریقہ کار“ خشوع کے معانی ،شرائط ، اہمیت ، افادیت اور خشوع کے حصول کے اسباب کے متعلق ہے۔

سابقہ چند آیات سے اس موضوع کی افادیت تو واضح ہو گئی ہے کچھ مزید اس پر بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آگے بڑھاتے ہیں۔

خشوع وخضوع کا مطلب ہے نماز کے ہر رکن کو پورے اطمینان اور سکون سے ادا کرنا اور جو نماز خشوع وخضوع کے بغیر ادا کی جائے گی وہ نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی نوید انہی اہل ایمان کے لیے بیان کی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ٥ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ٥﴾

(المؤمنون:2)

"وہ مومن یقیناً فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔"

اس کے برعکس سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ٥ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ٥﴾ (الماعون:5،4)

"تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں۔"

ان آیات سے یہ بات سمجھ آئی ہے کہ نماز کو درست طریقے سے ادا کرنا اس میں خشوع وخضوع کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اوّلین رکن دین ہے۔ اگر صرف اپنی نمازیں درست و استوار کر لی جائیں تو انسان کو بہت ساری دین کی سربلندیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مگر افسوس صد افسوس کہ مسلمانوں کی غفلت و لاپرواہی نے جہاں ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں ان سے ہر قسم کی سربلندیاں اور سرفرازیاں چھین لی ہیں وہاں ان کے دل کی انگیٹھیاں بھی اس درجہ سرد ہو گئی ہیں کہ ان میں اب کوئی چنگاری اور کوئی گرمی باقی نہیں رہی دل کا سوز و گداز اللہ کے حضور جھکنے کا جذبہ سچی انابت سچا عجز الغرض سب کچھ سرد پڑ چکا ہے۔

چند لوگ ہی ہوں گے جو صحیح نماز کی لذت پاتے ہوں گے۔ اور جب نماز کی لذت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نماز سے علیحدہ کر لی جائے تو پھر وہ ایک جسم ہے جس میں جان نہیں ایک پھول ہے جس میں خوشبو نہیں ایک ڈھانچہ ہے جس میں روح نہیں ایسی نماز بے فائدہ بے نتیجہ اور بے اثر ہے گویا ہمارا حال اس شعر کا مصداق ہے۔

جو سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑی مہم اطمینان قلب، حضور نفس یا خشوع طبیعت اور خضوع جوارح ہے کہ انسان اپنے تمام اعضاء اور تمام قوی جذبات سے خدا کی جانب متوجہ ہو جائے اور جن اغراض کے لیے نماز کی تاکید کی گئی ہے ان کو نہایت مکمل طریقے پر بجا لایا جائے اور نماز کے حقیقی فوائد بھی اسی طریقے سے حاصل ہو سکتے ہیں جو قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں۔

ایک شاعر نے بڑے احسن انداز سے اس کی ترجمانی کی ہے:

الا فی الصلاۃ الخیر والفضل اجمع
لان بھا الآداب للہ تخضع
و اوّل فرض من شریعۃ دیننا
واخر ما یبقی اذا الدین یُرفع
فمن قام للتکبیر لاقتہ رحمۃ
و کان کعبد باب مولاہ یقرع
و صار لرب العرش حین صلاتہ
نجیًا فیا طوباہ لو کان یخشع (القرطبی)

خبردار نماز میں تمام خیر وفضل جمع ہیں کیونکہ اسی نماز کی بدولت تمام اعضاء اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔نماز ہمارے دین وشریعت میں پہلا فرض ہے اور جب دین اٹھا لیا جائے گا تو سب سے آخر میں یہی نماز ہوگی۔ جو تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہوتا ہے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے اور وہ ایسے ہوتا ہے جیسے غلام اپنے مولا کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہو اور وہ رب عرش عظیم سے نماز میں مناجات کرنے والا ہوتا ہے۔ اسے مبارک ہو کاش وہ خشوع سے نماز ادا کرنے والا ہو۔

شیطان لعین جو ہمارا ابدی دشمن ہے اس کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقہ سے انسان کو گمراہ کردے اور اس کو اللہ تعالیٰ سے دور کردے۔ مختلف وسائل اور ذرائع کے ذریعے شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کو باخشوع نماز سے دور کردے تاکہ لوگ ایک طرف اس عبادت کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اجر وثواب سے بھی محروم ہو جائیں۔ بہت سارے لوگ شیطان کے اس چنگل میں پھنس چکے ہیں۔

خشوع کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

[أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا خَاشِعًا][1]

”پہلی چیز جو اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ (نماز کا) خشوع ہے (ایک وہ زمانہ آئے گا) حتی کہ تمھیں ایک بھی آدمی خشوع کرنے والا نہیں ملے گا۔“

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[أَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمْ الْخُشُوْعَ وَ اٰخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ دِيْنَكُمْ الصَّلَاةَ وَ يُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرٰى فِيْهِمْ خَاشِعًا][2]

”پہلی چیز جو تمہارے دین (دینِ محمدیہ) سے مفقود ہوگی وہ خشوع ہے اور جو سب سے آخر میں مفقود ہوگی وہ نماز ہے۔ اور تم مسجد میں نماز کے لیے داخل

[1] مجمع الزوائد: ٢/٣٢٦-٢٨١٣- صحيح الترغيب للالباني: ٥٣٠

[2] مدارج السالكين: ٤/٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گے تو ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آئے گا جس کی نماز میں خشوع ہو۔“

اگر اپنی نمازوں کی حالت پر ہم غور کریں تو اس میں سب کچھ دنیاوی خیالات، شیطانی وسواس ،نفسانی خواہشات کاروبار کا حساب الغرض ہر چیز ہوتی ہے مگر خشوع نہیں ہوتا اور اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اگر ہم نمازوں میں خشوع کو لانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بھی دکھلاوے کے لیے ،جس کو منافقانہ خشوع کہا جاتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ منافقانہ خشوع سے بچ کر رہو کسی نے سوال کیا منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے، فرمایا جسم پر تو خشوع نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو۔

سیدنا فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا دل میں نہ ہو۔

امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے ایمان بھرے خشوع اور منافقانہ خشوع میں فرق کیا ہے، فرماتے ہیں:

ایمان بھرا خشوع وہ ہوتا ہے جس میں دل اللہ تعالیٰ کی عظمت ،جلال، وقار، ہیبت اور حیا کی وجہ سے ڈر رہا ہو۔ چنانچہ دل خوف شرمندگی محبت اور حیا کے ساتھ ٹوٹا جا رہا ہو۔ اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کا بھی اعتراف ہو ، نتیجتاً دل میں لازماً خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہو جائے گا اس کے برعکس منافقانہ خشوع یہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو بناوٹی اور منافقانہ خشوع نظر آتا ہے مگر دل خشوع کی اس کیفیت سے خالی ہوتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ جملہ ثابت ہے:

[أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ] (1)

”میں منافقانہ خشوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

چنانچہ صحیح معنوں میں اللہ کا خشوع رکھنے والا وہ انسان ہے جس کی دنیاوی شہوات کی

(1) مدارج السالکین: ۲/ ٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گ ٹھنڈی ہو چکی ہو۔ دل سے اس کا دھواں بھی بجھ چکا ہو عظمت خداوندی کا نور اس کے سینے میں جگمگا اٹھا ہو، اللہ کا خوف اور وقار اس کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہو جس کی وجہ سے اس کی نفسیاتی خواہشات مر چکی ہوں جسمانی اعضاء کی اکڑ نکل چکی ہو، دل وقار سے بھر گیا ہو اللہ سے لو لگا کر اس کو اطمینان قلب نصیب ہوتا ہو اور اسی حال پر وہ خوش ہو اس کیفیت کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے جلال وعظمت کی خاطر سجدہ ریز ہوتا ہو اور اپنے آپ کو بہت حد تک جھکا کر اور کمزور سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ میں گراتا ہو اور اس وقت تک سجدہ سے سر نہ اٹھاتا ہو جب تک رب سے ملاقات کا لطف نہ لے لیتا ہو ایمان بھرے خشوع کی یہی کیفیت ہوتی ہے البتہ متکبر کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے متکبر اپنے تکبر اور گھمنڈ میں ہی اکڑتا رہتا ہے اس کی مثال اس سخت اور ترچھی زمین کی ہے جس پر پانی کھڑا ہی نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کا مظاہرہ ہوتا ہے دل اندر سے برائی کے لیے تیار اور شہوتوں کا طلبگار رہتا ہے۔[1]

- اس کتابچے کو لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ میں اپنی نماز پر غور کرتا تھا آیا یہ میری نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گی؟ جو خشوع وخضوع سے خالی اور شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے بھری ہوئی ہے۔ میں کئی روز تک اس وجہ سے کافی پریشانی کے عالم میں پھرتا رہا، پھر میں نے اس موضوع کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے بہت ساری ایسی چیزیں ملی جو شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے بچنے کے لیے معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور الحمد للہ میں نے اس کی وجہ سے اپنی نماز میں کچھ فائدہ محسوس کیا ہے پھر میں نے اپنے دوستوں سے بھی کچھ اس کے متعلق یعنی نماز میں خشوع کے متعلق سوال کرنا شروع کیے تو سب کی طرف سے نفی میں جواب آیا کہ ہماری نمازیں بھی خیالات سے بھری ہوتی ہیں، نماز سے ہم کوئی لذت محسوس نہیں کرتے۔

---

① ۳۳ سببا للخشوع فی الصلاۃ۔ محمد صالح المنجد: ۶۔۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اس طرح کی کیفیت دیکھی تو میرے اندر اس چیز نے انگڑائی لی کیوں نہ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا کتابچہ لکھا جائے تاکہ ہم شیطانی وسواس اور دنیاوی خیالات سے حتی الوسع بچنے کی کوشش کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے قارئین کے لیے اس کتابچے میں خشوع کے متعلق چیزیں جمع کی ہیں جس میں خشوع کی اہمیت افادیت، معنی و مفہوم اور خشوع کے حصول کا طریقہ کار یعنی اسباب وغیرہ کو جمع کیا ایک بہت اہم چیز اس کتاب میں خاشعین کی نمازوں کے مناظر کے ضمن میں بہت سارے واقعات ذکر کیے ہیں جو ہمارے ایمان کی تازگی اور نماز میں خشوع کے حصول کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ کتابچے میں صرف اور صرف کتاب و سنت کا بیان ہو اور یا پھر صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو پیش کیا ہے اور یہی ہمارا منہج ہے یعنی قرآن و سنت کا فہم، اقوال صحابہ و سلف صالحین کی روشنی میں۔

آخر میں میں اپنے اساتذہ اور دوستوں کا شکر گزار ہوں جو میری قدم قدم پر رہنمائی کرتے رہے۔ خصوصا مولانا خاور رشید بٹ صاحب کا جو مجھے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔اور حافظ عتیق الرحمٰن علوی صاحب کا جنھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی کی، مفید مشوروں سے نوازا اور تقریظ لکھ کر اس کتاب کو چار چاند لگا دیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اس کتابچے کو صدقہ جاریہ بنائے اور پڑھنے والوں کے لیے راہِ نجات بنائے جو بھائی بھی اس کتابچے کا مطالعہ کرے اور اس کو فائدہ حاصل ہو اس سے درخواست ہے کہ وہ میرے والدین واجداد کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

العبد المذنب

ابوعبداللہ آصف محمود

دارالعلوم المحمدیہ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْمُتَعَالِ الْمَنْعُوْتِ بِصِفَاتِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ۔ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْمَحْمُوْدِ بِالْخُشُوْعِ وَالْاِبْتِهَالِ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ مِنْ تَبِعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لِاِقَامَةِ الدِّيْنِ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ......أَمَّا بَعْدُ!

نماز، اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اہم رکن ہے۔توحید و رسالت کے بعد سب سے پہلے جو عبادت انسان پر لازم ہوتی ہے وہ یہی نماز ہے اسی طرح روزِ محشر بھی حقوق الٰہی میں سے جس کا سب سے پہلے سوال ہوگا وہ یہی نماز ہے۔

۱۔ نماز بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے۔

۲۔ نماز بندے اور شرک کے درمیان ریڈ لائن ہے۔

۳۔ نماز ہی وہ چیز ہے جو جنت میں نبی ﷺ کے پڑوس کا ذریعہ ہے۔

۴۔ نماز ہی وہ چیز ہے جو روزِ قیامت بندے کو فرعون، ہامان، قارون، ابی بن خلف جیسے ناخلفوں اور بدنصیبوں کی صفوں سے دور رکھے گی۔

۵۔ نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

۶۔ نماز نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

۷۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔

۸۔ نماز دل کا سکون اور قبر کا نور ہے۔

۹۔ نماز جنت کی ضمانت ہے۔

۱۰۔ نماز اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ذریعہ ہے۔

الغرض جس قدر یہ عظیم عمل ہے آج کا نام نہاد مسلمان اتنا ہی اس فریضے سے تہی دامن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جس قدر یہ لازم ہے اتنا ہی انسان اس سے غافل ہے اور مقام حیرت یہ ہے کہ اسلام کا کوئی بھی بنیادی عمل ایسا نہیں جس کی روزانہ بآواز بلند پانچ مرتبہ یاد ہانی اور دعوت دی جاتی ہو ما سوائے نماز کے۔

اگر ہم غور کریں تو حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے پر پیچ راستوں میں انسان کی منزل بارہا اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور زینۃ الحیاۃ الدنیا اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔

آخرت کا نقشہ اس کے صفحہ ذہن میں دھندلانے لگتا ہے عہد الست کی یاد اس کے دل سے محو ہونے لگتی ہے۔ اس نقش کو تازہ کرنے اور تصور کو تابندہ و جاوید رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے بار بار یاد دلایا جائے چنانچہ صبح ہوتے ہی کاروبارِ حیات کی ہمہ ہمی میں کھو جانے سے بیشتر اسے دربار عالی سے بلایا جاتا ہے کہ حاضری دے کر جائے۔

دوپہر کو جب زندگی کے ہنگامے عروج پر ہوتے ہیں تو ایک بار پھر یاد دلایا جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب کاروبار اپنے مکمل عروج اور انتہاء کے قریب ہوتا ہے تو اسے ایک بار پھر بلایا جاتا ہے کہ اپنے رزاق کے حضور سجدہ کرو اور اعتراف کرو کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اور صرف وہی ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس طرح سورج اب مغرب کی طرف تیزی سے جھک رہا ہے تمہاری زندگی کا آفتاب بھی اسی تیزی سے اپنی آخری حد کی طرف بڑھ رہا ہے اور بالآخر ایک دن قبر کی مٹی میں تجھے غروب کرنے والا ہے۔

سورج غروب ہو جانے کے بعد پھر اس شہنشاہ حقیقی کے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جس کی سلطنت کو کبھی زوال نہیں اور جی ہاں نیند کی وادیوں میں کھو جانے سے پہلے ایک بار پھر دعوت ملتی ہے کہ اس نقش کو اجاگر کر جاؤ کیونکہ ممکن ہے تمھیں اس نیند سے جاگنا نصیب ہی نہ ہو۔

لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نماز سے غافل ہے اور جو چند ادا کرتے ہیں ان کی نماز کی کیفیت کچھ یوں ہے کہ جھٹ وضوء کیا اللہ اکبر کہا، ثناء، فاتحہ، اور سورۃ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتر کتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے تو ابھی کمر سیدھی نہ ہونے پائی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی اور سر اٹھاتے ہی سجدے میں گر گئے۔ (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے؟) پھر بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بارِ گراں سے نجات پائی۔ اور کھڑے ہو گئے (اور جلسے کا نام ونشان نہیں) اور پھر اسی طرح باقی ساری نماز بھی بے چین، قیام، غیر مطمئن رکوع و سجود اور بے نشان قومہ و جلسہ کے راستے سے ہوتے ہوئے اختتام پذیر ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی نماز پڑھنے والا شریعت کی نگاہ نمازی نہیں بلکہ نماز کا چور کہلاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِہٖ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَ لَاسُجُوْدَھَا وَ لَا خُشُوْعَھَا] ①

"لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے یعنی رکوع و سجود پورا نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں خشوع اختیار کرتا ہے۔"

حالانکہ یہ نماز عبادت مشقت و تکلیف نہیں بلکہ عظیم سعادت ہے کہ بندہ ناچیز اور مخلوق حقیر و محتاج کو مالک الملک جل و علا اپنی بارگاہ صمدیت میں حاضر ہونے اور ارمغانِ عجز و نیاز پیش کرنے کے لیے اوقات مقررہ دے اور وہ بھی ایسی شانِ رحمت کے ساتھ کہ ایک ایک جملے پر اسے جواب سے نوازا جائے۔ یہ حضوری عظیم نعمت ہے مشقت و تکلیف نہیں اور بندے کو ہر لحظہ اس ساعت باسعادت کا ہمہ تن منتظر رہنا چاہیے۔

یہ نماز لذت و سکون اور راحت کا سبب تب ہی بنے گی جب یہ خشوع و خضوع سے لبریز ہوگی۔ اور درحقیقت مقصودِ الٰہی بھی یہی نماز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کی صفات کا ذکر یوں فرمایا:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ٥ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ٥ ﴾

(المؤمنون 1,2)

① مسند احمد ۵/ ۳۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک ایمان والے کامیاب و کامران ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔“

یعنی اہل ایمان کے لیے وہی نماز فوز وفلاح کی ضمانت ہے جو خشوع وخضوع اور عجز و نیاز کے ساتھ ادا ہو۔ خشوع جسم اور روح دونوں میں ہوتا ہے اور نماز میں مقصود بھی دونوں ہی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس ﴿ خَاشِعُوْنَ ﴾ کی تفسیر [خَائِفُوْنَ سَاكِنُوْنَ] کی ہے۔ (1)

یعنی ایک طرف ان کی ظاہری حالت یہ ہوتی ہے کہ نماز میں سرنگوں دست بستہ اور آسودہ وساکن کھڑے ہوتے ہیں تو دوسری طرف ان کی اندرونی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے قلب و روح ہیبت وجلال دربارِ الٰہی سے لرزاں وترساں ہوتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾

(السجدة:16)

”ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب سے خوف اور امید سے دعائیں کرتے ہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴾(الاسراء:109)

”وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے ہی جاتے ہیں اور وہ ان کو بڑھا دیتا ہے عاجزی میں۔“

یہ تو ہیں مومنین قانتین اور پسندیدہ افراد کے اوصاف تاہم اس کے برعکس خشوع سے تہی اور حضورِ قلب سے عاری نماز کسی کام کی نہیں۔

---

(1) طبری: ۳/۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أٰخِرُ مَا يَبْقَى مِنْ دِيْنِهِمُ الصَّلَاةُ وَ رُبَّ مُصَلٍّ لَا خَلَاقَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى] ②

”دین کی آخری چیز جو لوگوں کے پاس باقی رہ جائے گی وہ نماز ہوگی۔ لیکن کتنے ہی نماز ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے ہاں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے۔“

جس نماز کا ظاہری حسن چھین لیا گیا ہو اور اس کی روح چرالی گئی ہو تو وہ حصولِ تقرب الٰہی کا زینہ اور انعام سے فائز المرام ہونے کے بجائے عذاب شدید کی وعید بن جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴾ (الماعون: 5,4)

”ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں کی طرف سے غافل رہے ہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾ (مریم: 59)

”پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز ضائع کردی اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔“

اور یہ زوال و انحطاط صرف گزشتہ امتوں میں رونما نہیں ہوا بلکہ یہ امت بھی اس حادثہ سے دو چار ہو رہی ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے پہلے ہی خبردار کردیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[اَوَّلُ شَيْءٍ يُّرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا

---

② صحيح الجامع الصغير: ١/٤٠٣، رقم: ٢٥٧٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَاشِعًا] ①

''سب سے پہلے اس امت سے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ نماز میں خشوع ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ تمھیں کوئی شخص دیکھنے کو نہیں ملے گا جو خشوع کی دولت سے مالا مال ہو۔''

ہمارے فاضل مؤلف ایک باہمت صاحب استقامت نوجوان ہیں اس سے قبل ان کی نوک خم ''متنازعہ مسائل کے محمدی فیصلے'' کتاب تالیف کر کے امت مسلمہ کے لیے ایک قابل قدر خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اسے پڑھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔ راقم نے پوری کتاب کو حرف بحرف پڑھا اور بے حد مفید پایا نہ صرف اس کے مطالعہ سے علم میں اضافہ ہوا بلکہ نماز میں خشوع کو بھی چار چاند لگ گئے۔ لائق مؤلف نے اس کتاب کو جمع و ترتیب دینے میں خوب عرق ریزی کی ہے اور یقیناً یہ کتاب جہاں عوام کے لیے بے حد مفید ہے وہاں ہر خاص اور خاص الخاص کے خشوع کو دوبالا کرنے کے لیے بھی سنگ میل ہے۔

دعا ہے مولائے کائنات اس کائنات کو فاضل مؤلف کے لیے توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے امت مسلمہ کے لیے راہِ ہدایت بنائے اور فاضل مؤلف ان کے والدین اہل و عیال سمیت تمام مسلمانوں کو معاف فرمائے۔ (آمین)

اخوکم فی اللہ
حافظ عتیق الرحمٰن علوی حفظہ اللہ

معلم - دار العلوم المحمدیہ لاہور

① مجمع الزوائد: ۱۳۱/۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع وخضوع کا معنیٰ ومفہوم

خشوع کا لغوی معنیٰ:

لغوی اعتبار سے خشوع کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔عاجزی دکھانا، انکساری کرنا،خود کو چھوٹا اور بے حیثیت بنانا، جھکنا، پست اور ذلیل ہونا اور ڈرنا وغیرہ۔(القاموس الوحید)

خضوع کا لغوی معنیٰ:

لغوی اعتبار سے خضوع کا لفظ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے: جھکنا،تواضع کرنا، تابع ہونا، مطیع وفرماں بردار ہونا، پابند احکام ہونا اور ماتحت ہونا وغیرہ۔(القاموس الوحید)

خشوع وخضوع کا اصطلاحی مفہوم:

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«هيئة فى النفس يظهر منها فى الجوارح سكون و تواضع»[1]

”خشوع دل میں ایسی ہیئت کا نام ہے جس سے اعضاء میں سکون وتواضع ظاہر ہو۔“

علامہ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

« والحق ان الخشوع معنى يلتئم من التعظيم والمحبة والذل والانكسار »[2]

” حق یہ ہے کہ خشوع کا ایسا معنیٰ ہو جو اللہ کی تعظیم اس کی محبت اور اس کی جناب میں ذلت اور انکسار کے مجموعہ سے مرکب ہو۔“

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

① تفسیر قرطبی: ۱/۳۷٤

② مدارج السالکین: ۵/۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« كان خشوعهم في قلوبهم فغضوا بذلك ابصارهم و خضعوا لذلك الجناح » ①

''خشوع لوگوں کے دلوں میں ہوتا ہے اس کی بنا پر ان کی آنکھیں جھک جاتی ہیں اور اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔''

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازی کے اندر جب یہ صفات پائی جائیں تو وہ صاحب خشوع ہوتا ہے۔

« اعظام المقام واخلاص المقال واليقين التمام وجمع الهم »②

''بارگاہِ الٰہی کو عظیم تر جاننا، قراءت (یعنی نماز میں جو بھی تسبیحات تحمیدات یا قرآن کی قراءت وغیرہ) میں اخلاص ہونا، کامل یقین اور کامل توجہ کے ساتھ ادا کرنا۔''

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« الخشوع تذلل القلوب لعلام الغيوب » ③

''خشوع علام الغیوب (اللہ تعالیٰ) کے سامنے (دلی، قلبی) عاجزی و انکساری کا نام ہے۔''

نوٹ: ہمارے ہاں عموماً خشوع کے ساتھ خضوع کا لفظ بھی بولا جاتا ہے اور لغوی اعتبار سے یہ دونوں الفاظ قریب قریب ہیں۔ بعض حضرات اس میں فرق کرتے ہیں کہ خشوع ظاہری سکون اور خضوع باطنی سکون کو کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں خشوع کا معنی ہے حق کی اطاعت کرنا اور خضوع کا معنی حق کو ماننا اس کو تسلیم کرنا اور کسی بھی حکم پر اعتراض نہ کرنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خشوع کا تعلق اعضائے بدن سے ہوتا ہے اور خضوع آواز کی

① الدر المنثور: ٥/٣
② تفسير المظهري: ١٦٤/٨
③ الضوء المنير: ٣٠٤/٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پستی اور نگاہ اور سکون سب سے متعلق ہے۔

خلاصہ کلام:

ان تمام اقوال کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ خشوع کا اصل مرکز انسان کا دل ہے اور اس کے اثرات انسان کے اعضاء و جوارح پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ایسا دھیان غالب آ جائے جس کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بالکل عاجز اور لاچار سمجھے۔

قرآن مجید میں خشوع کے مختلف معانی

① خشوع بمعنی ذلت عاجزی اور انکساری:

﴿ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ ﴾ (طٰہٰ:108)

''اور رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی۔''

② خشوع بمعنی مؤدب پرسکون:

﴿ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ (المؤمنون:2)

''اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع (سکون اور ادب) کرنے والے۔''

③ خشوع بمعنی ڈر:

﴿ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴾ (الأنبياء:90)

''وہ رغبت اور خوف کے ساتھ ہماری عبادت کرتے ہیں اور وہ ہم سے ڈرنے والے ہیں۔''

④ خشوع بمعنی خشک:

﴿ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً ﴾ (حٰم السجدة:39)

''تم زمین کو خشک دیکھتے ہو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں خشوع کا حکم

نماز میں خشوع کا کیا حکم ہے؟ یہ فرض ہے یا مستحب ہے اس کے متعلق علمائے امت کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ بعض نے اسے فرائض میں شمار کیا ہے اور بعض نے اسے مستحبات اور فضائل میں شمار کیا ہے۔

راجح مؤقف یہی ہے کہ خشوع واجب ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴾ (البقرة:45)

''اور صبر اور نماز کے ذریعے تم مدد طلب کرو اور یہ نماز کی ادائیگی بھاری ہے، سوائے خشوع کرنے والوں کے۔''

جو لوگ خشوع نہیں کرتے اس آیت میں ان کی مذمت ہے اور مذمت اسی وقت ہوتی ہے جب کوئی فرض یا واجب ترک کرے یا حرام کام کا ارتکاب کرے نتیجہ یہ نکلا کہ خشوع واجب ہے۔[1]

علامہ قرطبی رحمہ اللہ کا مؤقف بھی یہی ہے کہ نماز میں خشوع واجب ہے۔[2]

خشوع کے واجب ہونے کی قرآن کریم سے دوسری دلیل۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد:24)

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔''

---

(1) مجموع الفتاوی: ۲۲/۵۵۳

(2) تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں تدبر کا حصول اسی وقت ممکن ہو سکے گا جب انسان نماز میں قرآن کے معانی پر غور کرے گا اور نماز میں قرآن کے معانی پر غور کرنا ہی تو خشوع ہے۔

خشوع کے وجوب پر قرآن کریم سے تیسری دلیل۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِیْ ﴾(طٰہٰ :14)

''اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو۔''

نماز غفلت سے پڑھنا اللہ کو یاد کرنے کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا حکم ہے اور حکم حقیقتاً وجوب کے لیے آتا ہے تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہونا یہ واجب ہے اور انسان نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو اس چیز یا حالت کا نام خشوع ہے۔

نماز کو دلجمعی، اطمینان اور خشوع کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے لیکن یہ نماز کے ظاہری اجزاء کے اعتبار سے واجب نہیں ہے اسی لیے خشوع کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ خشوع کا تعلق نماز کے ظاہر کے ساتھ نہیں بلکہ اس کا تعلق نماز کے باطن کے ساتھ ہے خشوع کو ترک کرنے سے نماز کے ظاہر میں نقص نہیں ہو گا بلکہ نماز کے باطن اور اس کی حقیقت میں نقص ہو گا۔

نماز میں اگر خشوع نہ ہو تو نماز کی فرضیت تو ساقط ہو جائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہو گا لیکن اس نماز کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا اور نماز پڑھنے سے جو تقویٰ اور طہارت اور صالحیت پیدا ہوتی ہے وہ حاصل نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ﴾ (العنکبوت :45)

''بے شک نماز بے حیائی کے کاموں سے اور برائیوں سے روکتی ہے۔''

اگر ہم نے نماز پڑھی اور اس کے باوجود ہم برے کام کر رہے ہیں اور نماز نے ہمیں برے کاموں اور بے حیائی سے نہیں روکا تو اس کا مطلب یہی ہو گا کہ ہماری نماز میں کمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ہم نے وہ نماز ادا نہیں کی جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہو بلکہ نماز میں خشوع و خضوع کی کمی ہے۔

نماز ہم کو بے حیائی اور برے کاموں سے ضرور روکے گی اگر ہم خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھیں اس یقین کے ساتھ کہ ہم اللہ کے سامنے کھڑے ہیں اور اللہ رب العزت دیکھ رہا ہے۔

بعض لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں ذہنی سکون، اطمینان اور لذت محسوس نہیں ہوتی ہے ہمیں اپنی نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا ہے۔

ایسی نماز جس سے انسان کے دل کو اطمینان نصیب ہو وہ اس سے لذت محسوس کرے تو ایسی نماز ہی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہے لیکن اگر لذت نہ آئے تو اس سے قطعاً دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم خوب فکر مند ہوں۔ انتہائی خشوع وخضوع کرنے کی خوب کوشش کریں اور اپنی نماز کو ہر روز بہتر سے بہتر بنانے کی لگن ہونی چاہیے۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ نماز میں لذت محسوس نہیں ہوتی اس لیے نماز پڑھنے کا فائدہ کیا۔ اس طرح شیطان انسان کو اللہ تعالیٰ سے بالکل دور کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں اس طرح کے شیطانی وسوسے سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کی اہمیت

1 خشوع کے متعلق حکمِ الٰہی:

﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ﴾(البقرة :238)

''نمازوں کی حفاظت کرو(خاص طور پر) درمیانی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔''

اس آیت کریمہ کے آخری ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے یہ احکامات صادر فرمائے ہیں کہ جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی جبین نیاز جھکاؤ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے لگو تو اس کے سامنے خشوع وخضوع ذلت اور مسکینی کے ساتھ کھڑے ہوا کرو۔ اس آیت کا شانِ نزول کچھ یوں ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں نماز میں بات کرنا، نماز کی حالت میں دوسرے آدمی کے سلام کا جواب بول کر دینا وغیرہ۔ یہ امور جائز تھے لیکن اس آیت کریمہ کے نزول سے نماز میں اس طرح کے امور ممنوع قرار دے دیے گئے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قانتین کے معنی خاشعین کے ہیں یعنی خشوع سے نماز پڑھنے والے۔

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس آیت میں رکوع بھی داخل ہے اور خشوع بھی۔ اور لمبی رکعت ہونا اور آنکھوں کو پست کرنا، بازوؤں کو جھکانا (یعنی اکڑ کر کھڑے نہ ہونا) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔ کہتے ہیں لفظ قنوت میں یہ ساری چیزیں داخل ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جب کوئی شخص نماز ادا کرتا اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا تھا، اس بات سے کہ وہ ادھر ادھر دیکھے یا سجدے میں جاتے ہوئے کنکریوں کو الٹ پلٹ کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھے یا کسی لغو چیز میں مشغول ہو یا دل میں کسی دنیاوی چیز کا خیال لائے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمہ اللہ کی وضاحت سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے، اس آیت میں نماز میں مکمل خشوع کے ساتھ کھڑے ہونے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

۲ بغیر خشوع کے نماز پڑھنے والے کے لیے وعید:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝﴾ (الماعون :5,4)

''ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں میں غافل رہتے ہیں۔''

نماز میں غفلت سے مراد یہاں وہ لوگ نہیں جو مکمل تارک نماز ہیں بلکہ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو نماز پڑھنے والے ہیں اور نماز پڑھنے کے باوجود نماز میں غفلت کرنے والوں میں ان کا شمار کیا گیا ہے مثلاً ایسے نماز جو ہمیشہ نماز کو آخری وقت میں ادا کرے یا عموماً آخری وقت پڑھے یا ارکان وشروط کی پوری رعایت نہ کرے یا اس کی نماز خشوع وخضوع، تدبر اور غور وفکر سے بالکل خالی ہو۔ یہ باتیں جس میں ہوں گی وہ آدمی بدنصیب ہے اور وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

۳ نماز میں عدم خشوع منافقین کا شیوا:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

(النساء :142)

''یقیناً منافق (اپنے خیال میں) اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ انھیں ان کی چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی اور سستی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لیے دکھلاوا کرتے ہیں۔ اور نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔

اس آیت میں منافقین کی نماز کی حالت بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز میں جب کھڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اس میں سستی اور کاہلی یعنی بغیر خشوع و خضوع کے نماز ادا کرتے ہیں اور بغیر خشوع و خضوع کے سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرنا یہ منافقین کا شیوہ ہے نہ کہ مومنین کا اور مسلمانوں کا۔

④ امت محمدیہ میں سب سے پہلے خشوع نماز ختم ہوگا:

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اَوَّلُ شَیْءٍ یُّرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ، حَتّٰی لَا تَرٰی فِیْهَا خَاشِعًا] ①

''اس امت میں سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمھیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہیں آئے گا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِینِکُمُ الْخُشُوعُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِینِکُمُ الصَّلَاةُ، وَ رُبَّ مُصَلٍّ لَا خَیْرَ فِیْهِ وَ یُوْشَكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدًا لِجَمَاعَةٍ فَلَا تَرٰی فِیهِمْ خَاشِعًا] ②

''پہلی چیز جو تمھارے دین (دینِ محمدیہ) سے مفقود ہوگی وہ خشوع ہے اور جو سب سے آخر میں مفقود ہوگی وہ نماز ہے۔اور کتنے نمازی ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں۔اور تم مستقبل قریب میں مسجد میں جماعت کے لیے داخل ہوگے تو تمھیں کوئی ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آئے گا جس کی نماز میں خشوع ہو۔''

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[یوشك ان تدخل مسجد الجامع فلا تری فیه رجلًا خاشعاً]

---

① مجمع الزوائد:۲/۳۲۶-۲۸۱۳- صحیح الترغیب للالبانی:۵۳۰

② مدارج السالکین:۲/۲۰، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام حذیفة رضی الله عنه، رقم:۳۴۸۰۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عنقریب تم جامع مسجد میں جایا کرو گے اور وہاں کسی کو خشوع کی حالت میں نہیں دیکھو گے۔''

جتنا خشوع اتنا ثواب:

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تِسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا] [1]

''آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے لکھا جاتا ہے نماز سے، دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھوں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ، تیسرا حصہ اور اس کا نصف حصہ۔''

گویا انسان کی جس قدر توجہ نماز میں رہتی ہے اور جس قدر نماز میں خشوع کا اہتمام کرتا ہے اسی قدر اس کو ثواب ملے گا اس سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے قبولیت نماز کے لیے صرف ظاہری نماز پڑھ لینا کافی نہیں ہوتا بلکہ قلب اور روح کی موجودگی ضروری ہے جو نماز اس سے خالی ہوگی اللہ تعالٰی کے ہاں صحیح معنوں میں قبولیت کا درجہ نہیں پائے گی۔

---

[1] سنن أبي داؤد، الصلاة، باب ماجاء في نقصان الصلاة، رقم: ٧٩٦، حسنه الألباني، صحيح الترغيب: ١/٣٨٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کے فضائل

① نماز میں خشوع فلاح کا ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے خشوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝﴾ (المؤمنون:1، 2)

''بے شک وہ لوگ فلاح (کامیابی) پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''

گویا اگر انسان اپنی نماز میں خشوع و خضوع اور مکمل توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ مومن آدمی دنیا اور آخرت میں فلاح پائے گا۔

② جنت الفردوس کا حقدار:

اللہ رب العزت نے سورۂ مومنون میں ایمان والوں کی کچھ صفات ذکر کی ہیں اور اس کے بعد ان صفات کے حاملین کے لیے انعام کا وعدہ کیا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝﴾ (المؤمنون:1-11)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک ان لوگوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی باندیاں ہیں کہ وہ ان پر قابل ملامت نہیں ہوں گے، البتہ اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں، اپنی امانتوں اور عہد کی پاسداری کرنے والے ہیں اور اپنی نمازوں کی محافظت کرنے والے ہیں۔ یہی وہ وارث ہیں جو جنت الفردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کے اُس مکمل فرمان میں خشوع سے نماز پڑھنے والے کے لیے تین انعامات کا ذکر کیا گیا ہے پہلا پچھلی چند سطور میں اس کی وضاحت کی ہے اس کے لیے کامیابی۔ اور دوسرا انعام مومن آدمی کے لیے کہ یہ جنت الفردوس کا حق دار ہو جاتا ہے اور تیسرا انعام کہ اللہ تعالیٰ اُس کو جنت الفردوس میں ہمیشگی والی زندگی عطا فرماتا ہے۔

③ جنت کا وجوب:

خاشع آدمی کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ] ①

''جو آدمی اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور ان دونوں میں دل اور چہرے سے متوجہ رہتا ہے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

دل سے متوجہ ہونے سے مراد دل کا خشوع ہے اور چہرے سے متوجہ ہونے سے مراد ظاہری اعضاء ہیں۔ جس آدمی کے اندر یہ کیفیت پیدا ہو جائے گی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٢٣٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ گناہوں کی معافی:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

[مَا مِنْ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ] ①

"جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے وہ اس نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور نماز میں خشوع اور رکوع کا اچھی طرح خیال کرے تو وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ اور یہ سلسلہ ساری زندگی تک رہے گا۔"

اسی طرح کی ایک روایت مسند احمد کے اندر بھی موجود ہے ۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا شَكَّ سَهْلٌ يُحْسِنُ فِيهِمَا الذِّكْرَ وَالْخُشُوعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لَهُ] ②

"جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھی یا چار ان میں اچھی طرح ذکر کیا اور خشوع کا خیال رکھا پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو اسے بخش دیا جائے گا۔"

اور اسی طرح ایک اور جگہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ] ③

---

① صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، رقم:۲۲۸

② مسند الامام احمدبن حنبل: ۴۵/ ۵۳۰، رقم: ۲۷۵۴۶

③ صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم۱۵۹، صحیح مسلم: ۲۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس آدمی نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھی اس میں اپنے نفس کے ساتھ باتیں نہیں کی (یعنی خشوع کے ساتھ نماز پڑھی) تو اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔''

⑤ اللہ تعالیٰ کا وعدہ:

دینِ اسلام میں وعدے کی پاسداری کرنے کی بڑی اہمیت ہے اور مومن آدمی وعدے کی پاسداری ضرور کرتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ رب العزت کے وعدے کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ ذات جو اپنے وعدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتی۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ][1]

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو ان کے لیے اچھا وضوء کرتا ہے انھیں وقت پر ادا کرتا ہے ان کا رکوع، سجود اور خشوع پورا کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو یہ نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے اسے معاف کر دے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے۔''

⑥ عبادت میں آسانی:

آج کل ہمارے معاشرے میں دین اسلام پر مکمل عمل پیرا ہونا بڑا مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر انسان کے دل میں خشوع پیدا ہو جائے تو قرآن کریم کے مطابق انسان کے لیے نیک اعمال کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

---

① سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات، رقم: ٤٢٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴾

(البقرة:45)

''اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز (کے ذریعے) سے اور بے شک ضرور مشکل ہے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی طرف خشوع کرنے والے ہیں۔''

اس آیت سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جو لوگ فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر نماز پڑھنا بڑا دشوار ہے لیکن اس کے برعکس جو مخلص مومنین ہیں اور خشوع و خضوع پر عمل پیرا ہیں ان پر نماز آسان ہے اور ان کے لیے صبر کرنا بھی آسان ہے اس کسوٹی پر ہمیں بھی اپنے آپ کو پرکھ کر دیکھنا چاہیے اور اگر ہمیں نماز پڑھنی دشوار معلوم ہو تو پھر ہمیں اپنے ایمان اور آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

⑦ ایسی معافی جیسے ماں نے ابھی جنا ہو:

عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اوقات کے متعلق وضاحت فرمائی ہے اس کے بعد وضو کا طریقہ اور آخر میں چند الفاظ کچھ یوں ارشاد فرمائے:

[فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ] ①

''(وضو کرنے کے بعد) پھر وہ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثناء اور تعظیم بیان کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو صرف اپنے اللہ کے لیے خالی کر دے (خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھے) تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو

① صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب إسلام عمرو بن عبسة، رقم: ٨٣٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔“

خشوع کے متعلق آثارِ صحابہ اور اقوالِ تابعین

① سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے لیے خشوع کرتے ہوئے عاجزی کی، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سر بلند کرے گا اور جس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن ذلیل کرے گا۔ ①

② سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص گردن جھکا کر نماز پڑھ رہا ہے تو انھوں نے فرمایا: اے گردن والے! اپنی گردن اوپر اٹھاؤ خشوع گردنوں میں نہیں ہوتا خشوع دل میں ہوتا ہے۔“ ②

③ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ دل میں جب خشوع ہو تو خدا کا خوف ہوتا ہے اور نماز میں نظریں نیچی ہوتی ہیں۔ ③

④ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفاق کے خشوع سے اللہ کی پناہ طلب کرو ان سے پوچھا گیا، نفاق کا خشوع کس طرح ہوتا ہے انھوں نے کہا، جسم خوفِ خدا سے کانپ رہا ہو اور دل میں خوف خدا نہ ہو۔ ④

⑤ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل میں خشوع یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرو۔ ⑤

---

① مصنف ابن أبی شیبه: ۲/۲٦۲، کتاب الزهد لأحمد بن حنبل: ۱٤۲

② مدارج السالکین: ۲/٤

③ جامع البیان: ۱۹۲۳۹

④ کتاب الزهد، مسند أحمد، ص: ۱۸۲

⑤ مستدرك حاکم: ۲/۳۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس نماز کا کوئی فائدہ نہیں جس میں نمازی کی توجہ نماز کی طرف نہ ہو۔[1]

⑦ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز کو سکون سے پڑھنا خشوع ہے۔[2]

⑧ سیدنا سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس کے دل میں خشوع ہوتا ہے، شیطان اس کے قریب نہیں آتا ہے۔[3]

---

① مدارج السالکین: ۲/٤

② مصنف عبد الرزاق: ۳۲٦۲

③ مدارج السالکین: ۲/٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیوں کی اقسام

نمازی جتنا زیادہ اپنے آپ کو نماز میں متوجہ رکھے گا اتنا زیادہ ثواب کا حق دار ہو گا اور وہ نماز اتنی ہی زیادہ اس کے لیے فائدہ مند ہو گی جیسے حدیث رسول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز کا دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھا حصہ اور اس کا نصف حصہ لکھ دیا جاتا ہے۔''

حافظ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الوابل الصیب'' میں نمازی کے نماز میں توجہ کے پانچ مراتب ذکر کیے ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

1. ایسا شخص جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو، جو نماز کے اوقات ،حدود، ارکان اور وضو میں کمی کرنے والا ہو۔(یعنی نہ ہی صحیح وضو کرتا ہے اور نہ ہی وقت پر نماز پڑھتا ہے۔ارکان کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا بلکہ کوے کی طرح ٹھونگے مارتا ہے)

ایسے شخص کی جزا جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ معاقب ہے۔ یعنی یہ آدمی قیامت والے دن سزا کا مستحق ہو گا۔

2. وہ شخص جو نماز کے اوقات،حدود ظاہری ، ارکان اور وضوء وغیرہ کی تو حفاظت کرتا ہے لیکن وسوسوں کو دور کرنے کے لیے توجہ صرف نہیں کرتا بلکہ وہ خیالات اور تفکرات میں الجھا رہتا ہے۔ ایسا آدمی محاسب ہے یعنی حساب کے قابل ہے اس کا قیامت والے دن حساب لیا جائے گا۔

3. جو نماز کے حدود اور ارکان کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وساوس اور خیالات کو دور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے توجہ صرف کرتا ہے تو ایسا شخص چونکہ اپنے دشمن کے ساتھ جہاد میں مشغول ہوتا ہے کہ شیطان اس کی نماز کی چوری نہ کر سکے تو یہ صرف نمازی ہی نہیں بلکہ مجاہد بھی ہے۔

ایسا آدمی مکفر عنہ ہے یعنی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

4 وہ شخص جو نماز کے لیے اٹھتا ہے تو اس کے جملہ حقوق، ارکان اور حدود کو پوری طرح ادا کرتا ہے اور اس کی حدود وقیود میں اپنا دل مستغرق کرتا ہے کہ نماز میں کہیں نقصان نہ ہونے پائے بلکہ اس کی تمام قوتیں کما حقہ نماز کی تکمیل و اتمام اور اقامت میں مصروف ہوتی ہیں اور نماز اور عبادت الٰہی کی اہمیت نے اس کا دل نماز میں مستغرق کر دیا ہوتا ہے۔

ایسا آدمی مثاب ہے یعنی گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی ملتا ہے۔

5 وہ شخص جو نماز کے جملہ حقوق ادا کرتا ہے چوتھی قسم کی طرح۔ مگر وہ اپنا دل حدود وارکان اور نماز کی تکمیل میں صرف مستغرق ہی نہیں کرتا بلکہ دل کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رکھ کر دل کی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے اور اس کی محبت اور عظمت میں اس طرح غرق ہوتا ہے گویا وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو اور اس کا مشاہدہ کر رہا ہے دل کے تمام وساوس اور خطرات ختم ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان تمام رکاوٹیں اٹھ جاتی ہیں۔ اس شخص اور غیروں کی نماز میں بلحاظ عظمت وفضیلت زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایسا شخص نماز میں اپنے رب سے باتوں میں مشغول ہوتا ہے اور گویا مشاہدہ الٰہی سے بار بار اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔

ایسا آدمی مقرب ہے یعنی اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور یہی وہ نمازی ہے جسے نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

جسے نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو گئی اسے آخرت میں بھی قرب الٰہی کی بدولت آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو گی بلکہ وہ دنیا میں بھی اس مرتبہ سے محروم نہیں ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جسے ذات الٰہی سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو وہ باقی آنکھ کی ہر ٹھنڈک سے بہتر ہے اور جس کو (نماز میں) اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل نہ ہو تو اس کی زندگی کیسی زندگی ہے۔ یہ تو سراسر حسرت اور ندامت کی زندگی ہے۔ [1]

[1] الوابل الصیب، مکتب دار البیان، ص: ٤٠، ٤١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاشعین کی نمازوں کے چند مناظر

سید الخاشعین رسول اللہ ﷺ کے خشوع کا عالم:

① سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

[وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي] ①

''آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے (میں نے دیکھا) آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز نکل رہی تھی جیسے چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے نکلتی ہے۔

② سیدنا مطرف اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

[رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ] ②

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسے آواز آ رہی تھی جیسے کوئی چکی چل رہی ہو۔''

③ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما

---

① النسائی، کتاب السہو، باب البکاء فی الصلاۃ، رقم: ۱۲۱۵

② سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ، رقم: ۹۰۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا] [1]

''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (مرض الموت میں) رسول اللہ ﷺ کی تکلیف شدید ہو گئی تو آپ سے نماز باجماعت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوبکر نرم دل آدمی ہے، جب وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: انھیں کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت مروی ہے وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو ان پر گریہ و بکا طاری ہو جائے گا اور) وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز سنانے سے قاصر رہیں گے۔ [2]

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بے حد رقیق القلب تھے۔ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو زاروقطار رونا شروع کر دیتے۔

کفار مکہ جب مسلمانوں کو تکلیف دینے میں حد سے تجاوز کر گئے تو مسلمانوں کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان سختیوں سے تنگ آکر حبشہ کی طرف چل پڑے۔ پانچ منزلیں طے کر کے برک الغماد نامی مقام پر قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی وہ اپنی پناہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مکہ میں واپس لے آیا۔ قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو تسلیم کر لیا اور کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب قيام النبی ﷺ الليل حتى ترم قدماه، رقم: ١١٣٠۔ سنن أبي داؤد: ٤٨٣٧

[2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة: ٦٧٩، مسلم: ٤١٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کریں۔ علانیہ عبادت و تلاوت نہ کریں۔ ایک عرصہ تک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی پابندی کی آخر کار شوقِ دل نے مجبور کیا اور گھر سے باہر میدان میں ایک مسجد بنا کر نماز و تلات میں مصروف رہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی رقیق القلب تھے۔ تلاوت قرآن کے وقت زار و قطار روتے یہ عالم دیکھ کر قریش کی عورتوں اور جوانوں کا ہجوم ہو جاتا اور محو حیرت ہو کر پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے قریش والے یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الدغنہ کو کہہ کر ان کی امان ختم کرا دی۔ (1)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نمازوں میں خشوع کا یہ عالم تھا رات بھر نمازیں پڑھتے رہتے تھے اور اس قدر روتے تھے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی۔ آنسوؤں کی روانی سے چہرے پر دو سیاہ لکیروں کے نشان واضح دکھائی دیتے تھے۔

سیدنا عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جب قراءت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے:

﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (یوسف 86)

تو اس قدر زور سے روئے کہ لوگ مضطرب ہو گئے۔

اسی طرح ایک اور روایت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝﴾ (الطور 8,7)

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں سوجھ گئیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو شبہ ہوتا کہ آپ کا دل فرط غم کی وجہ سے پھٹ جائے گا۔ اور آپ بچیں گے نہیں کئی دفعہ حالت اس وجہ سے اتنی کمزور ہو جاتی کہ کئی کئی دنوں تک لوگ بیماری پرسی کرنے آتے تھے۔

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعقدہ، رقم: ۲۲۹۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خشوع کا عالم یہ تھا کہ جب نماز کھڑی ہو جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور قدم ڈگمگانے لگتے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: واللہ اس بھاری امانت کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس ذمہ داری سے ڈر گئے البتہ ہم نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔ ①

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتے جیسے کسی نے لکڑی گاڑ دی ہے۔ جن دنوں حجاج بن یوسف نے ان کے خلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کی منجنیق سے پتھر برسائے۔ لوگوں نے ان کو ان کے کپڑے سے پکڑ کر کھینچا لیکن انھوں نے اپنا سر نہیں پھیرا یعنی التفات نہیں کیا۔ ②

عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے بہت لمبی نماز پڑھتے۔ ③

مسلم بن ینّاق رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک بار تو رکوع اتنا لمبا کیا کہ ہم نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ تلاوت کر لی۔ ④

ایک بار عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آ گرا اہل خانہ گھبرا اٹھے، سانپ سانپ پکارا، حضرت عبداللہ بن زبیر اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ چڑیا ان کی

---

① سلاح الیقظان لطرد الشیطان، عبد العزیز السلمان، ص: ٢٠٩

② اعلام النبلاء: ٤/١٨٧

③ اعلام النبلاء: ٤/١٨٧

④ اعلام النبلاء: ٤/١٨٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹھ پر آ کر بیٹھ جاتی۔ ①

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ:

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تین موقعوں کی مناسبت سے مجھ میں تین خوبیاں ہیں۔ اگر ہر وقت کے اعتبار سے مجھ میں خوبیاں آ جائیں تو میں عظیم مقام پر پہنچ جاؤں اور وہ خوبیاں یہ ہیں:

① جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے سے صرف نماز ہی کی باتیں کرتا ہوں۔

② جب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا ہوں تو اس کے حق ہونے میں ذرا سا بھی شک نہیں ہوتا۔

③ جب میں نمازِ جنازہ کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے دل میں یہی باتیں کرتا ہوں کہ اس جنازے سے کیا پوچھا جائے گا اور یہ کیا جواب دے گا۔ ②

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب اذان کی آواز سنتے تو اس قدر روتے کہ چادر تر ہو جاتی۔ رگیں پھول جاتی۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ کسی نے عرض کیا کہ ہم تو اذان سنتے ہیں مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس قدر گھبراتے ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے تو راحت و آرام سے محروم ہو جائیں اور ان کی نیند اڑ جائے۔

سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ:

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا شمار جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے۔ خود ان کا اپنا بیان ہے کہ چالیس سال سے نماز پڑھتے ہوئے مجھے احساس نہیں ہوتا کہ میرے دائیں طرف کون کھڑا ہے اور بائیں جانب کون ہے؟ کیونکہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے، فرماتے

---

① اعلام النبلاء: ٤/١٨٧

② فتاویٰ ابن تیمیہ: ٢٢/٦٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کے دائیں بائیں کون ہے؟

سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا آج پہرا کون دے گا؟ دو صحابی تیار ہوئے ایک حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو مہاجر تھے اور دوسرے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے جو انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وادی کے کنارے جس رخ پر دشمن ہے وہاں کھڑے ہو کر پہرا دو، چنانچہ تھوڑی دیر بعد سیدنا عمار رضی اللہ عنہ لیٹ گئے اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے لگے، دشمن نے جب اسے کھڑا دیکھا تو سمجھا یہ کھڑا پہرا دے رہا ہے تو اس نے تاک کر تیر چلایا تو وہ حضرت عباد کے جسم میں پیوست ہو گیا، انھوں نے نماز میں وہ تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز پڑھتے رہے اس طرح دشمن نے یکے بعد دیگرے دو اور تیر پھینکے اور وہ بھی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے۔ سیدنا عباد رضی اللہ عنہ نے انھیں بھی جسم سے نکال دیا اور نماز کو جاری رکھا۔ نماز سے فارغ ہو کر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمار بیدار ہو گئے، دشمن نے سمجھا وہ خبردار ہو گئے ہیں تو بھاگ گیا۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا عباد کو زخمی دیکھا تو فرمایا: سبحان اللہ تم نے پہلا تیر نکالنے پر مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟۔ سیدنا عباد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں نماز میں سورۂ کہف پڑھ رہا تھا، میں نے پسند نہ کیا کہ اسے چھوڑ دوں۔ [1]

سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ:

عروہ بن زبیر بڑے عابد و زاہد اور کبار تابعین میں سے تھے ان کا شمار مدینہ کے فقہاء میں ہوتا تھا نماز میں ان کے خشوع کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو موذی بیماری لاحق ہو گئی اور وہ بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا، وہ اس پر آمادہ ہوئے تو انھوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دوائی پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل و فکر زائل

---

[1] سنن ابی داود: ۱/ ۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی درد سے بچ سکیں گے انھوں نے فرمایا بالکل نہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے۔ ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لیں، مجھے اس کا احساس نہیں ہوگا۔ چنانچہ سیدنا عروہ نے دو رکعت نفل شروع کیے تو طبیبوں نے آری سے ان کی ٹانگ کاٹ دی مگر انھیں اس کا احساس تک نہ ہوا۔ ①

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ہی لکھا ہے کہ سیدنا عروہ رحمہ اللہ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو انھوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: بھائی تمہاری کوئی حاجت وضرورت ایسی نہ تھی جو تم نماز میں اپنے رب سے طلب کرتے، میں تو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں حتی کہ نمک کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ ②

سیدنا مسلم بن یسار رحمہ اللہ:

سیدنا مسلم رحمہ اللہ کا شمار بصرہ کے فقہاء اور اصحاب فتویٰ میں ہوتا ہے بڑے عابد وزاہد تابعی تھے۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ جب نماز پڑھتے تو اس قدر اطمینان سے کھڑے ہوتے کہ بالکل ادھر ادھر حرکت نہ کرتے۔ دیکھنے والا سمجھتا کہ گویا کپڑا لٹکا ہوا ہے۔ میمون بن حیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اچانک مسجد کا ایک کونہ گر گیا باہر بازار میں لوگ گھبرا گئے مگر حضرت مسلم رحمہ اللہ مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہے۔ التفات تک نہ کیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ آپ جب گھر تشریف لاتے تو اہل خانہ ان کے احترام میں ساکت و خاموش ہو جاتے مگر عجیب بات ہے کہ جب حضرت مسلم رحمہ اللہ گھر میں نوافل پڑھنا شروع کر دیتے تو اہل خانہ آپس میں باتیں کرنے لگتے اور ہنسی مذاق شروع کر دیتے۔ ③

① البدایہ: ۱۰۲/۹

② البدایة: ۱۰۳/۹

③ سير أعلام النبلاء: ٦١١/٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا وہ سمجھتے تھے کہ ہماری باتوں کا انھیں نماز کے دوران احساس نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمہ اللہ:

امام ابو المصعب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ بڑے اطمینان اور سکون سے نماز پڑھتے بالکل حرکت نہ کرتے۔ خشک لکڑی کی طرح جم کر کھڑے ہوتے اور بڑا لمبا رکوع کرتے حاکم وقت نے جب انھیں کوڑے لگوائے تو اس کے نتیجہ میں وہ بیمار ہو گئے مگر نماز بدستور اسی طرح سکون سے پڑھتے۔ انھیں کہا گیا کہ آپ مختصر نماز پڑھ لیا کریں تو انھوں نے فرمایا جو کوئی عمل کرے اسے چاہیے کہ وہ عمل خوبصورتی سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾(الملك:2)

”تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے۔“

امام بخاری رحمہ اللہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کا نماز میں خشوع کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپ کے ساتھیوں نے آپ کو ایک باغ میں آنے کی دعوت دی۔ جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو نماز پڑھانے کے بعد باغ میں جا کر سنتیں پڑھنے لگے اور ان میں بڑا لمبا قیام کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا قمیص اٹھا کر اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: میری قمیض کے نیچے کیا ہے؟ چنانچہ اس نے دیکھا تو بھڑ نکلی جس کے ڈنگ کے جسم پر سولہ سترہ نشان تھے اور جسم متورم ہو چکا تھا۔ ساتھی نے عرض کیا آپ نے نماز کیوں نہ توڑ دی؟ انھوں نے فرمایا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا اور دل چاہتا تھا اس کو مکمل کرلوں۔[1]

عامر بن عبد القیس رحمہ اللہ:

عامر بن عبد القیس سے لوگوں نے پوچھا کیا تم دورانِ نماز اپنے دل سے باتیں

---

[1] تاریخ بغداد: ۲/۱۲، السیر: ۱۲/۱ ٤٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کیا کوئی چیز نماز سے بھی زیادہ محبوب ہو سکتی ہے کہ نماز چھوڑ کر اس کی باتیں کروں؟ لوگوں نے کہا ہم تو نماز میں اپنے من سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کیا یہ باتیں جنت اور حوروں کے متعلق ہوتی ہیں؟ لوگوں نے کہا ایسا تو نہیں بلکہ اہل خانہ کی باتیں کرتے ہیں۔ مال و جائیداد کی باتیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: میرے جسم میں نیزے پیوست ہو جائیں تو مجھے اچھا لگے البتہ ایسی باتیں مجھ سے نہ ہوں گی۔ ①

مسلمہ بن بشار رحمہ اللہ:

سیدنا مسلمہ بن بشار رحمہ اللہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اچانک مسجد کا ایک حصہ گر گیا لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ نماز پڑھتے رہے انھیں خبر ہی نہ ہوئی۔ بعض بزرگ اس طرح ہوتے جیسا پھینکا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ بعض حضرات پر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کا اتنا اثر ہوتا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا رنگ بدلا ہوتا۔ ②

سیدنا سعید بن عبد العزیز التنوخی رحمہ اللہ:

سیدنا سعید التنوخی رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے اور فرمایا کرتے تھے، جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ان کے آنسو رخساروں سے گزرتے ہوئے مسلسل داڑھی میں گرتے رہتے۔ ابو نصر فرماتے ہیں کہ نماز میں اس قدر روتے کہ مجھے چٹائی پر ان کے آنسو گرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ ③

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ:

ابوبکر الصبغی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز

---

① فتاویٰ ابن تیمیہ :۲۲/۶۰۵ ② فتاویٰ ابن تیمیہ:۲۲/۶۰۵

③ التذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والا نہیں دیکھا مجھے معلوم ہوا کہ بھڑ ان کی پیشانی پر بیٹھ گیا اور اس کے کاٹنے کی وجہ سے خون آپ کے چہرے پر بہنے لگا اس کے باوجود انھوں نے حرکت نہیں کی۔

اسی طرح محمد بن یعقوب الاخرم فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا نماز میں مکھی ان کے کان پر بیٹھتی تو وہ کبھی مکھی نہ اڑاتے۔ ہمیں ان کی عمدہ نماز میں خشوع اور نماز کا ڈر دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی۔ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ لیتے اور ایسے کھڑے ہوتے جیسے کوئی لکڑی کا ستون ہو۔ ①

سیدنا زین العابدین رحمہ اللہ:

سیدنا علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ جن کا لقب کثرت عبادت کی بنا پر زین العابدین مشہور ہوا۔ ان میں خشوع کا یہ عالم تھا کہ وضو کرتے تو رنگ زرد ہو جاتا، نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ پوچھنے والے نے اس کا سبب پوچھا: تو انھوں نے فرمایا کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے مناجات کرتا ہوں۔

ایک بار آپ رحمہ اللہ کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ آپ نماز پڑھتے رہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا، کہ اس پریشانی میں نماز ختم کر دیتے۔ فرمایا: آخرت کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل کر دیا تھا۔ ②

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ جب امام صاحب نماز شروع کرتے تو ان کے اعضاء کانپنا شروع ہو جاتے اور آپ اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دائیں بائیں ڈولتے رہتے۔ ③

---

① تعظیم قدر الصلوٰۃ: ۵/۱

② سیر أعلام النبلا: ۳۸۶/۴

③ آداب نماز۔ صلاح الدین یوسف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع نفاق کی مذمت

ایمان بھرا خشوع وہ ہے جس کی وجہ سے دل اللہ کے حضور ڈر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور وقار کی وجہ سے انسان کے دل میں خوف ہو۔ اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کا بھی اعتراف ہو۔ انسانی دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے گناہوں سے شرمندگی اور اللہ تعالیٰ سے محبت یہ تمام پہلو اجاگر ہوں۔ جب یہ کیفیات انسان میں پیدا ہوں گی تو لازمی بات ہے کہ دل میں خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہوگا۔ اس کے برعکس نفاق والا خشوع وہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو خشوع وخضوع نظر آتا ہے، دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بڑے خشوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ مگر اس کے دل میں خشوع کی کیفیت نہیں ہوتی۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

”منافقانہ خشوع سے بچو۔ کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا، اے حذیفہ یہ منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے؟ فرمایا، جسم پر تو خشوع نظر آئے لیکن دل میں خشوع کی کیفیت نہ ہو۔“

قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا دل میں نہ ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنا سر جھکائے ہوئے کھڑا ہے تو انھوں نے اس آدمی سے فرمایا:

[ارفع رأسك فان الخشوع لا يزيد على ما فى القلب][1]

---

[1] مدارج السالكين ٢/ ٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سر اٹھاؤ خشوع سر جھکانے میں نہیں، دل میں ہوتا ہے۔''

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خشوع نفاق سے پناہ کے بارے میں الفاظ بھی ثابت ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے:

[أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خَشُوْعِ النِّفَاقِ]

''میں منافقانہ خشوع سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

کسی نے ان سے دریافت کیا کہ منافقانہ خشوع سے آپ کی کیا مراد ہے؟

فرمایا، جسم پر خشوع کی شکل نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو۔

منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کا پہلو بہت زیادہ پایا جاتا ہے، کہ کوئی آدمی میری اس نماز کی کیفیت کو دیکھے پھر اس کو لوگوں کے سامنے بیان کرے اور میری تعریفات کے انبار لگا دے۔اس کا دل اندر سے برائی کے لیے تیار اور شہوتوں کا طلبگار ہوتا ہے لیکن ظاہر میں بڑا خاشع نظر آتا ہے۔

سیدنا سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے دیکھا کہ نماز میں نمازی اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا تو انھوں نے فرمایا:

[لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هٰذَا خَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ][1]

''اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔''

(یعنی وہ داڑھی سے نہ کھیلتا)

---

[1] مدارج السالکین ۲/ ٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کے اسباب

نماز کا اہم ترین تقاضا کہ اس کو مکمل اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ان تمام امور کی ممانعت فرمائی ہے جو نماز میں خلل کا باعث بنے ہیں اور ان تمام امور کا حکم دیا ہے جو نماز میں خشوع کا سبب بنتے ہیں۔

جب ہم نماز میں خشوع کے اسباب پر نظر ڈالتے ہیں تو سمجھ آتا ہے کہ اسباب دو طرح کے ہیں:

① ایسے اسباب کا حصول جو خشوع پیدا کرتے اور اسے مضبوط بناتے ہوں۔

② ایسے اسباب سے بچنا جو خشوع کو ختم کرتے ہیں یا اسے کمزور کرتے ہیں۔

''مجموع الفتاویٰ'' میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے خشوع کی اقسام کی وضاحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں:

''دو قسم کے کام خشوع کے لیے معاون بنتے ہیں۔

[1] خشوع پیدا کرنے والے اسباب طاقتور ہوں۔

[2] خشوع سے دور کرنے والے اسباب کمزور ہوں۔''

① خشوع پیدا کرنے والے اسباب کا طاقتور ہونا:

پہلی قسم سے مراد کہ بندہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرے اور جو کچھ کہہ رہا ہے اس کی اس کو خبر ہو۔ قراءت ذکر اور دعا کے الفاظ کے معانی پر غور و فکر کرے اور یہ بات اس کے ذہن میں ہمیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہا ہے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کیونکہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ حقیقت میں اپنے رب سے باتیں کرتا ہے۔ احسان کی کیفیت کے بارے میں رسولِ اکرم ﷺ نے جب جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اس کی وضاحت کچھ اس طرح فرمائی:

[اَنْ تَعبُدُ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ] ①

"تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔"

پھر بندہ جس قدر نماز کی لذت کو محسوس کرے گا تو اسی نسبت سے نماز کی طرف آتا جائے گا۔ اور اس کا دارو مدار ایمان کی قوت پر ہے۔ اور ایمان کو مضبوط کرنے والے کام بہت ہیں اس لیے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

[حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ] ②

"تمہاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔"

اور ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

[أَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ يَا بِلَالُ!] ③

"اے بلال! ہمیں نماز کے ذریعے راحت پہنچایئے۔"

اور ایک دوسری روایت میں ہے، انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اور ہمیشہ مغموم اور پریشان رہتا ہے حتی کہ وہ نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ یعنی نماز پڑھنے کی وجہ سے ایک تو انسان کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور دوسرا انسان کے غم و پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

---

① صحيح البخارى، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبى ﷺ: ٥٠، مسلم: ٩

② سنن النسائى، كتاب عشرة النساء، باب حب النساء: ٣٣٩١

③ سنن أبى داود، كتاب الأدب، باب صلاة العتمة: ٤٩٨٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کے دل میں معرفت الٰہی پائی جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت اس کے دل میں ہو اور اس کی نماز میں دین کا اخلاص ہو۔

② خشوع سے دور کرنے والے اسباب کا کمزور ہونا:

ایسی غیر ضروری چیزیں جن کے متعلق انسان سوچتا رہتا ہے پوری کوشش کر کے ایسی چیزوں کی یاد کو دل سے دور کرے۔ لہٰذا جو کام انسان کو مقصد نماز سے ہٹا دیتے ہیں ان پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ اس غور و فکر میں ہر انسان کا معاملہ الگ ہوتا ہے کثرت سے وسوسے اُسی انسان کو ہوتے ہیں جس میں شبہات کی کثرت ہو اور وہ شہوات میں گھرا ہوا ہو اور اسکا دل ایسی محبوب چیزوں میں اٹکا ہوا ہو جنھیں پانے کے لیے دل بے چین ہو یا دل ایسی چیزوں میں پھنس گیا ہو جن سے چھٹکارا ضروری ہو۔[1]

اب ہم اس تقسیم کی روشنی میں نماز میں خشوع پیدا کرنے والے اسباب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

① مجموع الفتاویٰ: ۲۲/۶۰۵-۶۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع پیدا کرنے والے اسباب

① ذکر الٰہی کا اہتمام:

انسان سارا دن جن خیالات کو اپنے ذہن میں گھماتا ہے وہی خیالات اس کی نماز کو فاسد و خراب کرتے ہیں اگر اس کے برعکس انسان اپنی زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھے تو انسان نماز میں ان باطل خیالات سے بچ سکتا ہے جو اس کی نماز کو خراب کرنے والے ہیں۔

ذکر الٰہی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب اور دین اسلام کی طرف متوجہ رکھتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان اس کی وجہ سے شیطانی چالوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عظیم ہے کہ:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ (البقرة:152)

”پس تم میرا ذکر کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔ میری شکر گزاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔“

فرمانِ رسول ﷺ میں بھی وضاحت کچھ اس طرح آتی ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي][1]

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

انسان کو جب اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہو جائے گی تو نماز میں بھی یہ اللہ تعالیٰ ک

---

① صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب ما يذكر في الذات: ٧٤٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیت کی وجہ سے دنیاوی خیالات سے دور رہے گا۔

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا (ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے)

[وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ][1]

''اور میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہو اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعے میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچالے اسی طرح آدمی اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکر الٰہی کے ذریعہ ہی سے بچا سکتا ہے۔''

سابقہ بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی نماز میں خشوع کے حصول کا ایک بہت بڑا سبب ہے۔ خصوصاً آدمی کو صبح و شام کے اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے ان اذکار میں ایسے اذکار بھی موجود ہیں جن کے بارے میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمانت دی ہے کہ اگر انسان ان کا صبح و شام اہتمام کرتا ہے تو اسے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بغیر خشوع کے نماز پڑھنا یہ انسان کا بہت بڑا نقصان ہے۔ جس کا ذمہ دار ہمارا ازلی و ابدی دشمن شیطان ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے لیے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیے۔

② طریقہ نماز کا مطالعہ:

طریقہ نماز میں مکمل طور پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ اس

[1] سنن الترمذی، کتاب الامثال عن رسول اللہ، باب ما جاء مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ، رقم: ۲۸۶۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے آدمی خود احادیث کو سامنے رکھ کر اللہ کے نبی ﷺ کی نماز کی ہیئت تلاش کرے گا کہ آپ ﷺ کا طریقہ نماز کیا تھا، پھر اسی طریقہ کے مطابق نماز پڑھے۔

ہمارے ہاں اختلافی مسائل کی وجہ سے بھی خشوع سے دوری اور ہماری نماز خیالات کا گڑھ بن جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ کھڑا ہوا آدمی نماز میں کوئی ایسا کام کر دیتا ہے جو ہم نہیں کرتے تو ہم اس عمل کے بارے میں پوری نماز سوچنے پر صرف کردیتے ہیں جس سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ تو شک وشبہ میں پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ درست نماز پڑھ رہا ہے یا میں۔ اسی کشمکش میں پوری نماز ضائع ہو جاتی ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے کہنے کے مطابق ہی عمل نہ کرتا جائے بلکہ اس کی تحقیق کرے اور طریقہ نماز کا اچھی طرح خود بھی مطالعہ کرے تاکہ کوئی شک وشبہ ہے تو وہ دور ہو جائے اور اس کی دینی معلومات میں بھی اضافہ ہو جائے۔ اور یہ سنت رسول ﷺ کے مطابق نماز پڑھنے لگ جائے۔ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق ہی عمل کرنا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:71)

”جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات:14)

”اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔(اطاعت کرنے والوں کے لیے) اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ نماز کی تیاری:

حقیقی مومن کی نشانی ہے کہ وہ نماز کے لیے ہمیشہ تیار اور اگلی نماز کے انتظار میں رہتا ہے۔نماز کی تیاری میں چند امور قابل غور ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. اذان کو مکمل توجہ کے ساتھ سنے اور مؤذن کے ساتھ اذان کے کلمات کو دہرائے۔
2. اذان کے بعد مسنون درود شریف اور مسنون دعا جو اذان کے بعد نبی ﷺ سے ثابت ہے وہ پڑھے۔
3. لباس صاف ستھرا ہو جگہ پاک ہو، اذان سنتے ہی یا اذان سے پہلے ہی مسجد کی طرف نکل پڑے۔اور مسجد کی طرف آرام اور وقار سے جائے۔
4. صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنی زینت کا اہتمام کیا جائے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف:31)

''اے ابن آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا اہتمام کرو۔''

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] ①

''بے شک اللہ تعالیٰ بہت خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

چونکہ مسجد میں آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت دوسرے معنوں میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس کی خاطر زینت کا اہتمام کیا جائے۔

اچھے کپڑے پہننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کو ذہنی سکون ملتا ہے اس کے برعکس کام کاج والے کپڑوں سے الجھن پیدا ہوتی ہے۔یہی نہیں بلکہ آدمی کے ساتھ جو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے وہ بھی الجھن محسوس کرتا ہے اس لیے ضروری ہے ذہنی سکون اور نماز میں خشوع کو حاصل کرنے کے لیے کپڑے صاف ستھرے ہوں۔

5. عمدہ طریقے سے وضوء کیا جائے، شروع میں سنت کے مطابق بسم اللہ پڑھیں اور بعد

---

① صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ: ۹۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی مسنون اذکار پڑھے جائیں۔

6 مسواک کا اہتمام کیا جائے اس کی بھی اللہ کے نبی ﷺ نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ اگر میں مسواک کو اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کو ضروری قرار دے دیتا۔

7 اذان اور اقامت کا درمیانی وقفہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعائیں کی جائیں۔

8 مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر نہ بیٹھے۔

④ صف بندی کا اہتمام:

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے صف بندی کا اہتمام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

[مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ] ①

''جو آدمی صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ] ②

''نماز میں اپنی صفیں برابر کر لو کہیں یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ الٹ دے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں

① سنن النسائی، کتاب الإمامة، باب من وصل صفا: ۸۲۰، سنن أبی داؤد: ٦٦٦

② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب تسویة الصفوف عند الإقامة و بعدها: ۷۱۷، مسلم: ۹۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ خالی جگہوں میں سے تمہاری صفوں میں گھس آتا ہے گویا کہ وہ سیاہ بکری کا بچہ ہو۔[1]

ان احادیث سے یہ بات سمجھ آئی کہ صف بندی کی وجہ سے ایک تو آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ہوتا ہے اور دوسرا نماز میں شیطان کے وسوسوں سے بچ جاتا ہے۔

⑤ نماز میں اطمینان اور سکون:

نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے نماز کے ہر رکن کو سکون اور اطمینان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نماز میں بڑے اطمینان سے کھڑے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی طبعی جگہ پر آجاتی۔ نماز میں تعدیل ارکان کا لحاظ نہ رکھنے والوں کو آپ تعدیلِ ارکان کا حکم دیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

[لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَٰلِكَ][2]

''تم میں سے کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوگی جب تک وہ (اس طرح پرسکون اور اطمینان کے ساتھ) نماز ادا نہ کرے۔''

تعدیل ارکان میں رکوع سجدہ قیام اور جلسہ وغیرہ ساری چیزیں آجاتی ہیں۔ ان سب میں اطمینان ہونا چاہیے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ رکوع میں سر جھکاتے ہی اٹھا لیتے ہیں اسی طرح سجدہ کرتے ہیں کہ پیشانی زمین پر ٹیکتے ہی اٹھا لیتے ہیں۔ رکوع کے بعد قومہ ہوتا ہے جس کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑے رہتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی لیکن بہت سے لوگ رکوع کے بعد کچھ دیر کھڑے ہو کر مسنون دعا پڑھنا تو کجا سیدھے کھڑے بھی نہیں ہوتے

---

① سنن أبي داود، كتاب الصلوٰة باب تسوية الصفوف: ٦٦٧؛ سنن النسائي: ٨١٦

② سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب، صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود: ٨٥٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ رکوع سے ہی سجدے میں گر پڑتے ہیں۔یہی کیفیت دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہے۔
یاد رکھیں وہ نماز جس میں تعدیل ارکان کا خیال نہ رکھا جائے، سنت نبوی کے خلاف ہے۔ ہر مسلمان کو نماز کا ہر رکن پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

سیدنا ابوعبداللہ الاشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَثَلُ الَّذِي لا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا] ①

”جو آدمی نہ صحیح طریقے سے رکوع کرے اور سجدے میں بھی ٹھونگے مارے، اس کی مثال اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتے ہے اور یہ دو کھجوریں اسے کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔“

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاته ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰه ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا،وَلَا سُجُودَهَا] ②

”لوگوں میں سب سے برا چور نماز کا چور ہے۔ کسی نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! نماز کی چوری کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا: اس کا رکوع صحیح طریقے سے کرنا اور نہ ہی سجدہ۔“

خشوع وخضوع کا حصول اس آدمی کے لیے ناممکن ہے جو آدمی نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا نہیں کرتا۔ اس لیے کہ جلد بازی خشوع کو ختم کردیتی ہے اور خشوع کے ختم ہونے سے نماز ضائع اور بے کار ہو جاتی ہے۔

---

① السنن الكبرى، كتاب الصلاة من قسم الأفعال، باب الثانی، فصل في مفسدات الصلاة و مكروهاتها: ٢٢٤٣١

② صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب إتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمية ......، رقم: ٦٦٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ ہر آیت پر ٹھہرنا:

ہر آیت پر رکنا یہ طریقہ قرآن کے معانی کو سمجھنے اور اس پر غور وفکر کرنے کے لیے بڑا مفید ہے اور سنت نبوی بھی یہی ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً] ①

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر رک جاتے پھر الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر رک جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھ کر رک جاتے اسی طرح ہر آیت پر رکتے جاتے۔''

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت و نماز کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

[مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ .... ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا] ②

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں کیا پوچھتے ہیں؟ .... پھر انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت پڑھ کر بتائی جس میں ایک ایک حرف کو کھول کر پڑھتی تھیں۔''

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے، ہر آیت پر رکنا بہت زیادہ مفید عمل ہے ایک تو سنت نبوی ہے دوسرا اس طرح نماز میں خشوع کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔

---

① سنن أبي داود، کتاب الحروف والقراءات: ۴۰۰۱، سنن الترمذی: ۲۹۲۷

② سنن الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء کیف کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۲۹۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا:

قرآن کریم کو جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں غور وفکر اور خشوع کا زیادہ موقع ملتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل:4)

''اور قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

[الترتیل هو تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ] ①

''ترتیل کا مطلب ہے حروف کو عمدگی کے ساتھ ادا کیا جائے اور وقف کی صحیح پہچان کی جائے۔''

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق فرماتے ہیں:

[فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا] ②

''یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن کریم کو) ٹھہر ٹھہر کر درستگی کے ساتھ اور خوش آوازی سے پڑھتے تھے۔''

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تلاوت کو اس طرح بیان فرماتی ہیں:

[وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا] ③

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت کو اس قدر ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ اپنے حجم سے بڑی سورت سے بھی بڑی محسوس ہوتی۔''

---

① عون المعبود شرح سنن أبی داود، کتاب الوتر، باب کیف یستحب الترتیل فی القراءة:١٤٦٤

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب استحباب تطویل القرائة فی صلاة اللیل، رقم:٧٧٢

③ مسلم، کتاب المسافرین وقصرها، باب جواز النافلة قائما:٧٣٣

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت بھی خشوع کے لیے معاون ثابت ہوتی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ] ①

''جو قرآن کریم کو اچھی آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جو آدمی استطاعت رکھتا ہے اور اس کی آواز بھی خوبصورت ہے تو پھر وہ خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن نہیں پڑھتا اس کے لیے وعید ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ......فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا] ②

''قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں مزید اضافہ کردیتی ہے۔''

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ] ③

''سب سے اچھا قرآن وہ آدمی پڑھتا ہے جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم کو یقین ہو کہ یہ آدمی اللہ سے ڈر رہا ہے۔''

اچھی آواز کا مطلب ہے کہ اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ آواز میں خوبی پیدا کی جائے۔ غیر ضروری الفاظ کو لمبا کرتے جانا اور گانے کے انداز میں پڑھنا یہ اچھی آواز نہیں

① صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿وَ أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا......﴾: ٧٥٢٧

② سنن أبى داؤد، كتاب الوتر ، باب كيف يستحب الترتيل فى القرأة :١٤٦٨، مستدرك حاكم: ٢١٢٥، سنن الدارمى: ٣٥٠١

③ سنن ابن ماجه ، كتاب اقامة الصلوة ، باب فى حسن الصوت بالقرآن: ١٣٣٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ دکھلاوا ہے۔

⑧ قرآن کریم کی آیات اور اذکار نماز پر غور وفکر اور حسب حال ان کا جواب:

نماز میں خشوع کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ کہ نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ پر غوروفکر کیا جائے۔ چاہے وہ نماز کے اذکار اور دعائیں ہوں یا قرآن کریم کی تلاوت ہو۔ بنیادی طور قرآن کریم غوروفکر کے لیے نازل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾(صٓ 29)

”یہ برکت والی کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی، تاکہ لوگ اس کی آیات پر غوروفکر کریں اوراس سے عقل مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔“

چونکہ ہم عربی زبان سے ناواقف ہیں اور غوروفکر اسی وقت ممکن ہے جب ہم کو پڑھے جانے والے الفاظ کے معانی آتے ہوں گے۔ جب معانی آتے ہوں گے تب ہم سوچ و بچار اور ان آیات یا اذکار پر غوروفکر کرسکیں گے اور قرآن کریم یا ان اذکار کی تاثیر ہمارے دلوں تک پہنچ سکیں گی۔

اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے نماز کو باترجمہ سمجھنا اور یاد کرنا ہوگا اور چیدہ چیدہ وہ سورتیں جو عموماً ہم نماز میں پڑھتے ہیں ان کا ترجمہ بھی اپنے ذہن میں بٹھانا ہوگا تاکہ حقیقی معنوں میں نماز میں غور کرکے خشوع خضوع کو حاصل کرسکیں۔

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مجھے اس آدمی کے متعلق بڑی حیرانگی ہوتی ہے جو بغیر سمجھے قرآن پڑھتا ہے، آخر اسے قرآن کی لذت کیسے ملتی ہوگی؟۔“[1]

قرآنی آیات کو بار بار دہرانا اور معنی پر غور کرنا، تدبر اور خشوع کے لیے بہت زیادہ

---

① مقدمہ تفسیر طبری:۱/ ۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفید ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ آپ ﷺ ایک رات (تہجد کے لیے) کھڑے ہوئے اور صبح تک ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے رہے۔ وہ آیت کریمہ یہ تھی۔

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة:118) (ابن خزيمه:۱/۲۷۱)

''(اے اللہ!) آپ اگر انھیں عذاب دیں تو بھی یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انھیں معاف کر دیں تو یقیناً آپ غالب حکمت والے ہیں۔''

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں ساری رات نماز میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ہی پڑھتے رہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھا۔''[1]

اس طرح جو دوسری چیز تدبر آیات اور خشوع کے لیے معاون ثابت ہوتی ہے وہ ہے حسب حال اثر قبول کرتے ہوئے آیات کا جواب دینا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ الفاظ کو ترتیل کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے اور جب سوال کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ سے پناہ کی درخواست کرتے۔

دوسری حدیث میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو رحمت پر مشتمل آیت سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے رحمت کا سوال کیا جب عذاب والی آیت سے گزر ہوا تو اللہ تعالیٰ سے پناہ کی درخواست کی اور جب ایسی آیت آئی جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔[2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله احد:۵۰۱۴

[2] تعظیم قدر الصلوة:۱/ ۳۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ دنیا کی بے ثباتی کا تصور اور موت کی یاد:

اپنے اندر خشیت الٰہی پیدا کرنے کے لیے دنیا کی بے ثباتی کا تصور اور موت کی یاد دونوں چیزیں بڑی اہم معاون ثابت ہوتی ہیں۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث جن میں دنیا کی بے ثباتی اور موت کی یاد کی تلقین کی گئی ہو۔ان کا مطالعہ خشوع کے لیے بڑا مفید ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] ①

''دنیا میں زندگی اس طرح گزار جیسے ایک اجنبی آدمی یا ایک مسافر۔''

پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انسان کی زندگی میں جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرے اور صبح پائے تو شام کا انتظار نہ کرے اور اپنی بیماری سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھائے، نیک اعمال کرے اور موت سے پہلے زندگی سے فائدہ اٹھالے۔

یعنی انسانی زندگی میں صبح نمودار ہوتی ہے تو شام کا انتظار نہ کرے کہ شام کو نماز پڑھ لوں گا صدقہ کرلوں گا یا کوئی اور نیک اعمال کرلوں گا بلکہ اسی وقت وہ کام کرے۔اسی طرح شام کو صبح کے انتظار کا معاملہ ہے۔ وہ اعمال جو انسان اپنی صحت میں کرسکتا ہے وہ بیماری میں کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہیں تو اس لیے فرمایا اپنی صحت سے فائدہ اٹھالو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

[أُذْكُرِ الْمَوْتَ فِيْ صَلَاتِكَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلَاتِهِ لحرى أَنْ يُّحْسِنَ صَلَاتَهُ، وَصَلِّ صَلَاةَ رَجُلٍ لَا يَظُنُّ أَنْ يُّصَلِّيَ صَلَاةً غَيْرَهَا] ②

''دورانِ نماز موت کو یاد رکھو جب انسان دورانِ نماز موت کو یاد کرے تو وہ

① صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب قول النبی صلى الله عليه وسلم: كن فی الدنيا...... ،رقم:٦٤١٦

② مسند الفردوس للديلمی، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، الفصل الثالث، فی مفسدك الصلاة......:٢٠٠٧٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً نماز کو عمدگی سے ادا کرے گا اور اس آدمی کی طرح نماز پڑھو جس کو یقین نہ ہو کہ اگلی نماز وہ پڑھ سکے گا کہ نہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ] ①

''نماز کے لیے جب تم کھڑے ہو تو اس کو الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔''

انسانی دماغ میں جب یہ تصور بیٹھ جائے گا کہ یہ اس کی آخری نماز ہے تو خود بخود اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور نماز میں خشوع پیدا ہو جائے گا۔

⑩ نماز کو اللہ تعالیٰ سے مناجات (ہمکلامی) سمجھ کر پڑھنا:

نماز رب سے مناجات کرنے اور اپنی حاجات و مشکلات کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ مناجات کا معنی ہے سرگوشی کرنا جس میں اپنی عاجزی و بے کسی کے اظہار کے ساتھ ساتھ کچھ مانگنے اور طلب کرنے کا پہلو پایا جاتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ] ②

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اس وقت اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یعنی سرگوشی اور باتیں کرتا ہے۔''

سورہ فاتحہ کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر رکھا ہے۔ نمازی جب ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے جب وہ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعریف بیان کی جب وہ کہتا ہے ﴿مٰلِكِ

① سنن ابن ماجة، کتاب الزهد، باب الحکمة: ٤١٧١، مسند أحمد: ٢٢٩٨٧

② صحيح البخاري، کتاب مواقيت الصلاة، باب المصلي يناجي ربه عزوجل: ٥٣١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی جب وہ کہتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میں اپنے بندے کو دوں گا جو وہ طلب کر رہا ہے چنانچہ طلب مدعا کے لیے جب بندہ یہ التجا کرتا ہے کہ

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○﴾

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے بندے کے لیے ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو وہ سوال کرتا ہے۔ (1)

نماز میں خشوع کے حصول کے لیے یہ حدیث بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر غور وفکر کیا جائے اور یہ چیز بھی ذہن میں بٹھائی جائے کہ نماز یکطرفہ معاملہ نہیں بلکہ اس کا کوئی ایک سرا بندہ و غلام کے متعلق ہے تو دوسرا مالک و آقا کے متعلق۔ لہٰذا نمازی کو اس مناجات الٰہی کی قدر کرنی چاہیے اور اس کو احترام دینا چاہیے تاکہ انسانی کامیابی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

اس حدیث میں تلاوتِ سورۃ فاتحہ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ ذرا غور طلب بات ہے کہ جو لوگ اپنی نمازوں میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت نہیں کرتے ،وہ ایسا کسی امام کی تقلید میں کرتے ہیں یا کسی مولوی صاحب کی نصیحت سے متاثر ہوکر۔ کیا یہ حدیث انھیں دعوتِ فکر نہیں دیتی؟ کہ وہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت ترک کرکے اللہ رب العزت کی ہمکلامی سے کیسے فیض یاب ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی دعا اور گمراہیوں سے بچنے کی دعا نہ مانگنے کی صورت میں کیا چیز ہمارا مقدر ٹھہرے گی؟ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح قرآن وسنت کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین (فتدبرو تفکر)

رسولِ اکرم ﷺ کا فرمانِ عظیم ہے:

(1) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب وجوب القراءۃ الفاتحہ: ۳۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ، إِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيْهِ؟][1]

"اے فلاں تو اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو خیال نہیں کرتا کہ نماز کس طرح پڑھ رہا ہے تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس کو غور وفکر کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح مناجات کر رہا ہے۔"

⑪ یہ تصور کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ:

[مَا الْإِحْسَانُ؟]

"احسان کیا چیز ہے؟" تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَنْ تَعْبُدُ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ][2]

"تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ کر سکے تو تو ذہن میں بٹھا اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔"

اور مسلم میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں، سیدنا عمارہ بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ][3]

"تو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔"

احسان کا معنی اخلاص اور عبادات کی حسن ادائیگی خصوصاً نماز کی ادائیگی کی عمدگی اور حسن یہ ہے: [كَأَنَّكَ تَرَاهُ] گویا کہ انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یہ کامل خشوع اور عبادت

---

① صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب الأمر بالخشوع في الصلاة: ٤٧٤

② صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ: ٥٠، مسلم: ٩

③ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الإسلام ما هو و بيان خصاله: ١٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈوب جانے کی علامت ہے لیکن اگر پہلی کیفیت دشوار ہے تو ذہن میں یہ رکھ کر عبادات کو حسن ادائیگی سے ادا کرنا چاہیے کہ جس معبود کے لیے عبادت کی جا رہی ہے وہ مجھے دیکھ رہا ہے لہٰذا آدابِ عبادت کا مکمل خیال رکھا جائے گا۔

علامہ انور نووی نے اس کا یہ معنیٰ کیا ہے کہ تو دورانِ عبادت اس طرح آدابِ مذکورہ (یعنی جو اس عبادت کے بارے میں قرآن وسنت میں ملتے ہیں) کا خیال رکھ جیسا کہ تو اس وقت کرتا ہے اگر تو اسے دیکھ رہا ہوتا اور وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ اعمال میں خصوصاً نماز میں حسن ادائیگی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ (1)

دونوں حالتوں میں سے کوئی بھی حالت آدمی میں پیدا ہو جائے تو یہ نمازی کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے آدمی میں خشیت الٰہی اور معرفت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ خشوع وخضوع اخلاص فی الدین اور جوارح قلب کی حفاظت میں جتنا یہ دونوں چیزیں [كَأَنَّكَ تَرَاهُ ـ اِنَّهُ يَرَاكَ] معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ دوسری کوئی بھی چیز اس سے سبقت نہیں لے جا سکتی ہے اور یہ نماز میں ظاہری اور روحانی خشوع کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

⑫ سترے کا اہتمام کرنا:

نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کے لیے جو چیز سامنے رکھے اسے سترہ کہتے ہیں۔ سترہ سامنے رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے کسی کو گزرنے سے روکا جائے تا کہ نمازی کی توجہ اور خشوع وخضوع متاثر نہ ہو اور نمازی اپنی پوری توجہ سے نماز پڑھ سکے۔ نیز نمازی کی نگاہ ادھر ادھر نہ بھٹکتی پھرے اور سترہ سے آگے اس کی نگاہ نہ جائے تا کہ خشوع ختم نہ ہو۔

ابوحثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1) توفیق الباری: ۱/ ۱۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ] ①

''جب تم میں سے کوئی سترے کے درمیان نماز پڑھے تو چاہیے کہ اس کے قریب کھڑا ہو اس طرح شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکتا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ] ②

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اگر رکنے والا انکار کرے تو چاہیے کہ اس سے لڑائی کرے، بلاشبہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔''

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سترے کی وجہ سے نمازی کی نگاہ ایک محدود جگہ تک رہتی ہے اور وہ شیطانی چالوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح لوگ بھی اس کے آگے سے نہیں گزرتے کیونکہ لوگوں کے سامنے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی ذہنی طور پر پُرسکون ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سترے کی حکمت یہ ہے کہ نظر اس کے لیے پار جانے سے رک جاتی ہے اور قریب سے گزرنے والا بھی رک جاتا ہے۔''

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سترہ نماز میں نگاہ کو ایک جگہ پر مخصوص کر دیتا ہے اور وہ فساد جو شیطان مردود نماز میں کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے حفاظت کرتا ہے۔'' ③

---

① سنن أبی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الدنو من السترۃ: ٦٩٥

② صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب منع المار بین یدی المصلی: ٥٠٦، سنن ابن ماجہ: ٩٥٥

③ شرح صحیح مسلم: ١/١٩٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا:

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھنے کو خشوع کے حصول میں معاون قرار دیا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے نماز پڑھی:

[وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ] ①

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا اور ان کے سینے پر باندھا۔"

امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ علماء نے نماز میں اس حالت میں کھڑے ہونے کی حکمت یہ بتائی ہے کہ یہ بے بس اور بس کس سوالی کا انداز ہے۔ اس طرح کھڑا ہونا بے کار اور فضول کاموں سے روک دیتا ہے اور یہ خشوع کی قریب ترین شکل ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کسی نے اس کیفیت کا فائدہ پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عاجزی کی شکل ہے۔

⑭ شہادت والی انگلی کو ہلانا:

شہادت والی انگلی کو نماز میں تشہد کی حالت میں ہلانا یہ سنت نبوی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق حدیث میں وضاحت ہے:

[كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ] ②

---

① ابن خزیمه، کتاب الصلاة، باب وضع الیمین علی الشمال: ٤٧٩

② صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب صفة الجلوس فی الصلاة و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین: ٥٧٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسولِ اکرم ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا لیتے۔ اپنا بایاں ہاتھ گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے تھے اور اپنی انگلی (سبابہ) سے اشارہ کرتے تھے۔"

انگلی کا یہ اشارہ شیطان کے لیے بڑا تکلیف دہ ہے کیونکہ یہ انگلی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا اور توحید کا سبق دیتا ہے اور اس میں خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اشارہ ملتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ] (1)

"(تشہد میں اس طرح) انگلی ہلانا شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید اور ناگوار ہے۔"

علماء نے اس اشارے کے کئی فوائد ذکر کیے ہیں۔

(1) تشہد میں انگلی کا اشارہ، شیطان کے لیے غمزدگی اور پریشانی کا سبب ہے۔

(2) خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اشارہ ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق ملتا ہے۔

(4) اور آدمی نماز میں بھول چوک سے بچ جاتا ہے یعنی نماز میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے۔

(5) اور یہ اشارہ شیطان کو ہتھوڑے کی طرح لگتا ہے۔ (2)

(15) آیات اذکار اور دعاؤں کو بدل بدل کر پڑھنا:

مختلف قسم کے اذکار اور دعائیں جو ارکان صلاۃ میں نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں یہ خشوع کے لیے بہت مؤثر عمل ہیں۔ اگر ان کو اچھی طرح یاد کر لیا جائے ایک کے بعد دوسرا ذکر یا دوسری دعا آدمی نماز میں پڑھتا جائے تو اس سے آدمی کو نماز میں لذت بھی محسوس ہو گی اور نماز میں خشوع کا حصول بھی ممکن ہوگا۔ اس کے برعکس اگر آدمی ایک ہی دعا پر اکتفا کرتا ہے تو اس سے آدمی کا دل اکتاہٹ محسوس کرتا ہے اور وہ نماز کی حقیقی لذت سے محروم

(1) مسند احمد: ٥/٦٠٠

(2) فتاوی الدین الخالص: ٤/٣٥١

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم ﷺ کی نماز پر غور کریں تو نبی ﷺ سے نماز کے ایک ایک رکن میں کئی دعائیں مل جاتی ہیں جیسے

دعائے استفتاح:

١ دعائے استفتاح کے طور پر نبی مکرم ﷺ سے مختلف دعائیں ثابت ہیں:

[اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ] (1)

٢ [وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ] (2)

٣ [سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ] (3)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب صفة الصلوة، باب ما یقول بعد التکبیر: ٧٤٤

(2) صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلوٰة اللیل: ٧٧١

(3) سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك: ٧٧٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن:

اللہ کے نبی ﷺ ہر رکعت میں مختلف سورتیں پڑھتے تھے، جیسے جمعہ والے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ سجدہ پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن سے سمجھ آتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ہر رکعت میں زیادہ تر مختلف سورتیں پڑھتے تھے۔

رکوع کی دعائیں:

١ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ ①

٢ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ ②

٣ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ۔ ③

٤ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ مُخِّیْ وَ عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ وَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ ④

٥ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظْمَةِ ⑤

٦ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ ⑥

سجدہ کی دعائیں:

١ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ⑦

٢ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ ⑧

---

① مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ٧٧٢

② صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب الدعاء فی الرکوع: ٧٩٤

③ ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یقول فی رکوعہ وسجودہ: ٨٧٢

④ مسلم، کتاب الصلوٰۃ ، باب صلوٰۃ النبی و دعائہ باللیل: ٧٧١

⑤ أبی داود، کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول فی رکوعہ وسجودہ: ٨٧٣، نسائی: ١٠٥٠

⑥ أبی داود، کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعہ: ٨٧٠

⑦ مسلم کتاب الصلاۃ باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ٧٧٢

⑧ صحیح البخاری، کتاب الاذان ، باب الدعاء فی الرکوع: ٧٩٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ ۔ ①

۴ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَةً وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ②

۵ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ③

۶ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ ④

تشہد کی دعائیں:

تشہد کے بھی مختلف الفاظ احادیث میں ملتے ہیں:

۱ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ۔ ⑤

۲ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ⑥

۳ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلَّهِ ⑦

---

① ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول فی رکوعه وسجوده: ۸۷۲

② مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ النبی و دعائه باللیل: ۷۷۱

③ أبی داود، کتاب الصلوۃ باب ما یقول فی رکوعه وسجوده: ۸۷۳، نسائی: ۱۰۵۰

④ أبی داود، کتاب الصلوۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعه: ۸۷۰

⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التشهد فی الآخرة: ۸۳۱، صحیح مسلم: ۴۰۲

⑥ سنن أبی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب التشهد: ۹۷۴

⑦ سنن أبی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب التشهد: ۹۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف کے مختلف الفاظ:

جو درود شریف ہمارے ہاں عام پڑھا جاتا ہے وہ درود ابراہیمی ہے۔ دوسرے کچھ اس طرح ہے:

١ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ①

٢ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ②

٣ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ③

درود شریف کے بعد کی دعائیں:

درود شریف کے بعد بھی مختلف قسم کی دعائیں رسولِ اکرم ﷺ سے منقول ہیں:

١ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَا لْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ④

٢ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤

٣ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَسْرَفْتُ

---

① صحيح البخاری، كتاب احاديث الانبياء: ٣٣٦٩، صحيح مسلم: ٤٠٧، سنن ابی داود: ٩٧٩

② سنن أبی داود، كتاب الصلوة، باب الصلاة على النبی ﷺ بعد التشهد: ٩٨١

③ سنن أبی داود، كتاب الصلوة، باب الصلاة على النبی ﷺ: ٩٨٢

④ صحيح البخاری: ٨٣٢، صحيح مسلم: ٥٨٩

⑤ صحيح البخاری: ٨٣٤، صحيح مسلم: ٢٧٠٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ [2]

اس بحث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ مختلف قسم کے اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے ہمیں بھی اس کا التزام کرنا چاہیے اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ آدمی اکتاہٹ سے بچ جائے گا اور لذت محسوس کرے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آدمی مختلف انداز سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور مختلف معانی سے متعارف ہوگا۔

⑩ تقویٰ اور خوفِ الٰہی:

آدمی کے دل میں اگر تقویٰ پیدا ہو جائے تو آدمی کے لیے ہر مشکل معاملہ آسان ہو سکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا﴾ (الطلاق:4)

''اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (تقویٰ اختیار کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو آسان کر دیتے ہیں۔''

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق:3,2)

''اور جو (شخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔''

---

1 مسلم: کتاب الصلاۃ باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه فی اللیل: ۷۷۱، ابو داؤد: ۷۶۰

2 ابو داؤد: کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول بعد التشهد: ۹۸۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مشکل یہ ہے کہ ہماری عبادت خلوص وخشوع سے خالی ہے ہم نماز پڑھتے ہیں ایسی نماز جس میں خیالات، شیطانی وسوسے، دنیاوی معاملات الغرض سب کچھ ہوتا ہے نہیں ہوتا تو خشوع نہیں ہوتا جس سے ہمیں نماز کی حقیقی لذت محسوس ہو اور ہم نماز کے اصل ثواب کے حق دار بن سکیں۔ ہماری اس مشکل کا حل اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا ہے، ہمارے دلوں میں اگر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو گیا تو ان شاء اللہ ہماری نمازیں خشوع وخضوع سے سرشار ہو جائیں گی۔

وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کے لیے جنت ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىo فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰىo ﴾ (النازعات 41,40)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا ،اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا، اس کا ٹھکانا جنت ہے۔''

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

[مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ] [1]

''جو اللہ کو یاد کر کے اللہ کے خوف سے اتنا روئے کہ اس کے آنسو زمین پر گریں تو قیامت والے دن اس پر عذاب نہیں ہوگا۔''

سابقہ آیات اور احادیث سے یہ بات سمجھ آئی کہ اگر ہمارے اندر خوفِ الٰہی پیدا ہو جائے تو ہمارے لیے نماز میں خشوع کا حصول بالکل آسان ہو جائے گا کیونکہ آدمی کے دل میں جب اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے تو اس خوف کی وجہ سے خشوع خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر غور وفکر کیا جائے تو یہ اکیلا سبب ہی نماز میں خشوع کے حصول کے لیے

[1] المستدرك للحاكم، كتاب التوبة، باب ما يلج النار احدكم من خشية الله: ٤ /٢٦٠، رقم:٧٦٦٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے۔

⑰ سجدہ تلاوت کرنا:

خشوع کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ آدمی جب تلاوت کرتے وقت سجدہ والی آیت سے گزرے تو سجدہ کرے اس سے اللہ تعالیٰ آدمی کی نماز میں خضوع و خشوع کو زیادہ کر دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (الإسراء:109)

''اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہوئے روتے ہیں اور قرآن کریم ان کے خشوع اور خضوع کو مزید بڑھا دیتا ہے۔''

اس آیت سے مراد کہ آدمی اپنے آپ کو بہت کمتر اور حقیر سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جب سجدہ ریز ہوتا ہے تو نتیجتاً اللہ رب العزت اس کی نماز میں خشوع وخضوع کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ-وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي- أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ] [1]

''جب کوئی آدمی سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے اس آدمی سے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ آدمی کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے بھی سجدے کا حکم ملا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا میرے لیے جہنم ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلاة: ۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑱ خشوع کی اہمیت وفضیلت کو معلوم کرنا:

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں خشوع کی اہمیت اور اس کے ثمرات وفوائد کا ذکر بہت سارے مقام پر کیا گیا ہے۔ خشوع کے حصول کے لیے ان کا مطالعہ بڑا فائدہ مند امر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی نوید انہی اہل ایمان کے لیے بیان کی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۝﴾ (المومنون: 1,2)

''یقیناً مومن فلاح پا گئے وہ جو اپنی نماز میں خشوع کا اہتمام کرتے ہیں۔''

اس کے برعکس سستی سے نماز پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ۝﴾ (الماعون: 4-6)

''تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔''

کتاب کے شروع میں ہم نے خشوع کی اہمیت اور اس کی فضیلت کا ذکر کر دیا ہے طوالت سے بچتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ بھائی اچھی طرح اس کا مطالعہ فرمائیں۔

⑲ خاشعین کی نمازوں پر غور کرنا:

اپنی نمازوں میں خشوع پیدا کرنے کے لیے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آدمی خاشعین کی نمازوں پر غور کرے، اللہ کے نبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور سلف صالحین کی نمازوں کی کیفیت کو ذہن میں رکھے۔ اور اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

نبی اکرم ﷺ کی نماز میں خشوع کا عالم یہ تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔[1]

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جب نماز پڑھتے تو آپ ﷺ کے رونے کی آواز ایسے آتی جیسے ایک ہنڈیا ابلنے کی آواز آتی ہے۔

پچھلے صفحات میں خاشعین کی نمازوں کے مناظر کے ضمن میں کافی واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ان کا مطالعہ ہمارے لیے کافی مفید ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ ان سے مستفید ہوں۔

۲۰ تلاوت قرآن اور اذکار میں ہونٹوں کو حرکت دینا:

قرآن کریم یا اذکار آدمی اس طرح پڑھے کہ اس کی آواز اپنے نفس کو پہنچ سکے یہ آدمی کی نماز کے لیے بہت زیادہ مؤثر چیز ہے۔ علماء نے ایسی نماز کو صحیح قرار نہیں دیا۔ جس میں تلاوت قرآن اور اذکار میں زبان کو حرکت نہ دی جائے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کی توجہ نماز کی طرف مبذول رہتی ہے۔ اور خشوع کا حصول اس کے لیے ممکن ہوتا ہے۔

حدیث نبوی ہے، سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، کہ ان سے کہا گیا کہ تم ظہر اور عصر کی نمازوں میں آپ ﷺ کی قراءت کے بارے میں کیسے معلوم کرتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔[2]

۲۱ اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا:

شیطان لعین کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادات سے منہ موڑ لے وہ اللہ کے سامنے رکوع وسجود نہ کرے۔ بلکہ میرے نقش قدم پر چلے۔ جو آدمی بھی اسے اللہ تعالیٰ کی عبادات ذکر تلاوت، نماز وغیرہ میں مشغول نظر آتا ہے یہ ان کو وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور آدمی کو وسوسے اور خیالات ایسے گھیر لیتے ہیں کہ اس کی تمام تر توجہ عبادات سے ہٹ جاتی ہے۔ شیطان ہمارا ازلی اور ابدی دشمن ہے وہ ہمارے جسموں میں خون کی

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ اللیل: ۱۱۳۰

[2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءة فی الظهر ۷۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح چلتا ہے۔

حدیث نبوی ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا] ①

''شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔'' ایک دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى] ②

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔''

آدمی جب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو شیطان کو اس پر بڑا غصہ آتا ہے۔ اور اس کو اس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے وہ پورا زور لگاتا ہے کہ اس کی نماز کو خراب کیا جائے وہ اس کے ذہن میں کاروبار کے خیالات بیوی بچوں کے خیالات دنیاوی جاہ و جلال کے خیالات وغیرہ وغیرہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے دل سے نماز کی اہمیت و عظمت کو ختم کر سکے۔ اور وہ آدمی جو شیطان کی چالوں میں آجاتا ہے وہ جس طرح اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کے بوجھ لے کر نماز میں داخل ہوا تھا اسی طرح باہر نکل آتا ہے۔ یہ مسئلہ اہل اسلام کے لیے بڑا ہی نازک نوعیت کا ہے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے شیطان

① صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب التکبیر والتسبیح عند التعجب، ٦٢١٩

② صحیح البخاری، کتاب ما جاء فی السهو ، باب السهو فی الفرض والتطوع: ١٢٣٢، صحیح مسلم: ٣٨٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے اور شیطان کو اپنے سے دور رکھنے کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے۔

۲۴ شیطانی وسوسے اور ان کا علاج:

شیطانی وسوسہ تمام برائیوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی جڑ ہے۔ شیطان کے عمل دخل کا یہ عالم ہے کہ وہ انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے۔ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زیارت کے لیے آپ کی خدمت میں رات کو حاضر ہوئی جب واپس جانے لگی تو رسول اللہ ﷺ تھوڑی دور تک ان کے ساتھ ہو چلے تاکہ ان کو گھر کے قریب چھوڑ آئیں۔ اسی اثنا میں دو انصاری صحابی سامنے سے گزرے انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو جلدی سے آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں آواز دی ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ انھوں نے آپ کی اس صفائی پیش کرنے پر تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ! آپ کے متعلق کسی قسم کا شبہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا: بے شک شیطان انسان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے خوف تھا کہ کہیں تمہارے دل میں کوئی شک پیدا نہ کرے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وسوسہ کے اصل معنی ہیں آہستہ سے کوئی بات کہنا جس کا دوسرے حاضرین کو احساس نہ ہو اور اصطلاح میں اس کے معنی شیطان کا کسی کے دل میں برائی کا خیال ڈالنا۔

یہ بات ذہن نشین رہے وسوسے کا آنا اور وسوسہ لانا دونوں میں بڑا فرق ہے۔ وسوسہ آنا غیر اختیاری ہے انسان اس میں مجبور ہے اسے چاہیے کہ جب وسوسہ آئے تو اس کے پیچھے نہ لگ جائے بلکہ اس کی طرف سے توجہ ہٹا کر نماز کی طرف توجہ کرے۔ اور وسوسہ خود لانا یہ غلط ہے اور گناہ کا سبب ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ”الوابل الصیب“ میں فرماتے ہیں کہ انسان جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان کو بڑی غیرت آتی ہے۔ کیونکہ انسان اس وقت ایسے مقام پر ہوتا ہے جو تمام مقامات سے افضل ہے اور اقرب الی اللہ ہے۔ اور شیطان کو غصہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھانے کا موجب ہے۔ اس لیے وہ اسے اس مقام و مرتبہ سے گرانے کے لیے پوری کوشش کرتا ہے اسے جھوٹے وعدے دیتا ہے، خواہشات کے سبز باغ دکھاتا ہے، طرح طرح سے بہلاتا اور اپنے حواری اس پر مسلط کرتا ہے حتی کہ اس کے دل میں نماز کی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو تو پھر یہ طرح طرح کے وسواس ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان اور اس کے دل میں حائل ہو کر وہ چیزیں یاد دلاتا ہے جو نماز شروع کرنے سے پہلے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی یہ اس لیے کہ انسان اللہ تعالی کی بجائے ان چیزوں کے خیالوں میں مگن ہو جائے اور نماز کی طرف اس کی توجہ نہ رہے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالی کے انعام و اکرام سے محروم ہو جاتا ہے۔[1]

اللہ کے نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

[اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَ شِرْكِهٖ][2]

"اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور شرک سے۔"

اپنی عبادات کو صحیح معنوں میں ادا کرنے کے لیے ہمیں شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور اس کے لیے طریقہ نبوی ﷺ اپنایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے شیطانی چالوں سے بچنے کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ][3]

---

[1] الوابل الصيب: ٣٦-٣٧

[2] سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح: ٥٠٦٧

[3] صحيح البخاری، کتاب السهو، باب السهو فی الفرض والتطوع: ١٢٣٢، صحيح مسلم: ٣٨٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''تم میں سے کوئی بھی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز (رکعتیں) پڑھی ہیں۔ جب اس طرح کا معاملہ تم میں سے کسی کے ساتھ پیش آئے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔''

شیطان کی ایک اور چال کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا] [1]

''جب تم نماز میں ہو اور اپنی پیٹھ میں کوئی گڑ بڑ محسوس کرو، یقین نہ ہو رہا ہو کہ وضوء ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس وقت تک نماز سے نہ ہٹے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے۔

شیطانی وسوسہ آجانا کوئی بڑی بات نہیں اصل بات کہ اس وسوسے کے پیچھے لگ کر پوری نماز ضائع کر لینا ہے۔ وسوسہ جب آجائے تو اس سے بچنے کا ایک طریقہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا:

[يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ :فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي] [2]

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الطهارة، باب إذا شك في الحدث: ۱۷۷

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة، رقم: ۲۲۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ کے رسول ﷺ شیطان میری نماز میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور مجھے قرآن بھلا دیتا ہے اس کا علاج کیا ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس قسم کے شیطان کو خنزب کہتے ہیں۔ جب تمہیں احساس ہو جائے تو اس کی چالوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ (أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم پڑھ کر) تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔"

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطان کے شر سے بچا لیا۔

سابقہ بحث کا ماحصل یہی ہے کہ ہمیں شیطانی چالوں سے بچنے کے لیے حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے، تب جا کر ہماری نمازوں کا صحیح ثواب ہمیں مل سکے گا وگرنہ ہم اس شعر کے مصداق ہی بنیں گے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

⑳ موت سے بعد والے حالات پر غور کرتے رہنا:

آدمی جب موت کے بعد والے حالات پر غور کرے گا، قبر وحشر اور جنت و دوزخ کا منظر اپنے سامنے محسوس کرے گا تو اس وقت اس کو عبادت میں مزہ بھی آئے گا اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہو گا اور جب آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کی عبادات خشوع وخضوع سے مزین ہو جاتی ہیں۔

آدمی کو قبر حشر، جنت وجہنم کے حالات کو پڑھتے رہنا یا سنتے رہنا چاہیے اور پڑھ کر یا سن کر اس پر غور کرنا چاہیے۔

اپنے اعمال صالح اور اعمال بد کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو پرکھنا چاہیے کہ آیا میں آنے والے حالات سے نمٹنے کے لیے تیار ہوں۔ یہاں چند احادیث کا ذکر کیا جا رہا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ ہمارے دلوں میں خشیت الٰہی پیدا ہو۔

قبر کے حالات پر غور کرنا:

عذاب قبر کی مختلف شکلیں۔

① لوہے کے ہتھوڑے سے مارنا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں جب کافر و منافق سے پوچھا جائے گا کہ تم اس شخصیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے کچھ پتہ نہیں میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس سے کہا جاتا ہے نہ تم نے معلوم کیا اور نہ تم نے قرآن کو پڑھا۔ پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ اس قدر زور سے مارا جاتا ہے کہ اس سے اس کی چیخیں نکلتی ہیں جنھیں انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام مخلوقات سنتی ہیں۔[1]

طوالت سے ڈرتے ہوئے احادیث کے ٹکڑے ذکر کر رہا ہوں۔

② کافر و منافق کے لیے قبر میں جہنم کی آگ کا بستر بچھایا جائے گا۔

③ اس کے لیے جہنم کی آگ کا لباس۔

④ جہنم کی طرف دروازے کا کھولا جانا۔

⑤ لوہے کی میخ ماری جانا۔

⑥ قبر کو تنگ کر دینا۔[2]

⑦ تانبے کے ناخنوں سے چہروں اور سینوں کو نوچنا۔ وغیرہ وغیرہ[3]

قیامت کے حالات پر غور کرنا:

اس کے لیے سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، اور سورۃ الانشقاق کو غور سے پڑھا جائے اور اس کے علاوہ احادیث کا بھی مطالعہ کیا جائے۔

---

① مسلم، کتاب الجنة، باب عرض مقعد المیت...... الخ، رقم: ۲۸۷۰

② ابوداؤد، کتاب السنة، باب المسألة فی القبر وعذاب القبر، رقم: ۴۷۵۳

③ ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، رقم: ۴۸۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کے حالات پر غور کرنا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا] ①

”قیامت کے روز جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔“

١ **جہنم میں غم والا کنواں:** جہنم کی ایسی وادی جس سے خود جہنم دن میں چار سو مرتبہ پناہ طلب کرتی ہے۔ ②

٢ **جہنم کی آگ:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری یہ آگ جسے بنو آدم جلاتے ہیں جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے جہنم کی آگ اس سے انہتر حصے زیادہ شدید ہے اور ان میں سے ہر حصے کی گرمی اتنی ہے جتنی پوری دنیا کی آگ کی ہے۔ ③

٣ **جہنم کی گہرائی:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک پتھر کو جو کہ سات موٹی اونٹنیوں کے برابر ہو جہنم کے کنارے سے اندر گرایا جائے اور وہ برابر ستر سال تک اس میں گرتا رہے تو وہ پھر بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ④

٤ **آتش جہنم کا رنگ:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آتش جہنم کو ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اسے مزید ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر اسے مزید ایک ہزار سال جلایا گیا، یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی چنانچہ اب وہ

---

① صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها،باب جهنم اعاذنا الله منها:٢٨٤٢

② ابن ماجه، كتاب السنة باب الانتفاع بالعلم والعمل به:٢٥٦

③ صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب:صفة النار، وأنها مخلوقة:٣٢٦٥

④ صحيح الجامع:٥٢٤٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھیری رات کی مانند سیاہ رنگ کی ہے۔①

۵ **اہل جہنم کا کھانا:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:" بے شک زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہو گا وہ تانبے کی طرح ہو گا، پیٹوں میں کھولے گا شدید گرم پانی کے کھولنے کی طرح۔(الدخان:۴۳-۴۶)

نبی ﷺ نے فرمایا:

"اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گر جائے تو اہل دنیا کے پورے متاع حیات کو بگاڑ کر رکھ دے اور اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کا کھانا ہی یہ درخت ہو گا۔"②

ان تمام چیزوں کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف وتقویٰ پیدا ہو اور ہمارا رجحان دین حنیف پر غور کرنے کی طرف ہو اور ہماری عبادات خشوع سے سرشار ہوں۔ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے کھڑے ہوں تو جسم کا ہر جزء خشوع وخضوع کی گواہی دے رہا ہو۔

۲۴ طوالت نماز:

خشوع کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نماز میں لمبی قراءت وقنوت وغیرہ کی جائے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے جو خشوع نماز میں وقت زیادہ لگانے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے وہ خفیف نماز سے حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی نماز کی طوالت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں قیام کی وجہ سے ورم بن جاتے۔ اور ایک ہی رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے تھے۔ رات کا کافی حصہ آپ ﷺ نماز کے قیام میں ہی گزار دیتے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کی بھی یہی حالت تھی کہ وہ رات کا کافی حصہ قیام میں گزارتے تھے۔

---

① الترمذی، کتاب صوتہ جہنم، باب منہ صفۃ النار:۲۵۹۱

② صحیح الجامع:۵۲۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کو کمزور کرنے والے کام

اب ہم ان اسباب کو ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے خشوع میں کمی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور جن کی وجہ سے ہم نماز کے حقیقی ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ا۔ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا:

آدمی کو بھوک لگی ہو اور اس کے سامنے کھانا رکھ دیا جائے تو وہ نماز کی بجائے پہلے کھانا کھالے یہ شریعت اسلامی کا حکم ہے۔ آدمی اگر بھوک کی حالت میں ہی اور کھانے کی موجودگی میں نماز شروع کردے گا تو اس کی پوری نماز کھانے کی سوچ و بچار میں گزر جائے گی اور یہ نماز میں خشوع و خضوع حاصل نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ وہ پہلے اطمینان سے اپنی حاجت کو پورا کرلے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ] ①

''جب شام کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کا بھی وقت ہو تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تم کھانا کھالو اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرو۔''

دوسری حدیث جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ، وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ] ②

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب کراھۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام: ٥٥٧

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراھۃ الصلوٰۃ بحضرۃ الطعام: ٥٥٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو اور جلدی نہ کرو بلکہ اطمینان سے فارغ ہو جاؤ۔''

ایک اور فرمان نبی ﷺ جو اس بات کی مزید وضاحت کر رہا ہے:

[لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ] ①

''تناول ماحاضر کے وقت نماز نہیں ہوتی۔''

۲۔ رفع حاجت کو روک کر نماز پڑھنا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل حدیث مروی ہے اس حدیث کے آخر میں رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ] ②

''کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب پیشاب یا پاخانہ اس کو دھکیل رہا ہو۔''

پیشاب یا پاخانے کی موجودگی میں نماز پڑھی جائے تو آدمی کی کامل توجہ نماز کی طرف نہیں رہتی ہے۔ زیادہ توجہ اس طرف ہوتی ہے کہ کب نماز سے فارغ ہو کر اپنی حاجت پوری کروں۔ اور یہ حالت انسان کو خشوع وخضوع سے کوسوں دور لے جاتی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ] ③

''جب کسی نے ارادہ کیا ہو کہ وہ بیت الخلاء جائے اور اسی اثناء میں نماز کھڑی

---

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلوة: ٥٦٠

② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلوة بحضرة الطعام: ٥٦٠

③ سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل و هو حاقن: ٨٨، سنن الترمذي: ١٠٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے تو وہ پہلے بیت الخلا جائے۔“

۳۔ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا:

آدمی پر جب نیند کا غلبہ طاری ہوتا ہے تو وہ اپنی توجہ نماز میں قائم نہیں رکھ سکتا بلکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ نماز کی رکعات کی تعداد کو بھول کر کم پڑھ لیتا ہے یا زیادہ پڑھ لیتا ہے اور دوسری چیز نماز میں انسان اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے کہیں یہ نہ ہو کہ نیند کی اس مدہوشی کی وجہ سے انسان کی زبان سے کوئی غلط الفاظ نکل جائیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اِذَا نَعِسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ] [1]

”جب دورانِ نماز تم میں سے کسی کو اونگھ ستانے لگے تو اسے جا کر سو جانا چاہیے حتیٰ کہ وہ جان لے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔“

ایک دوسری حدیث جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ] [2]

”جب نماز کے دوران کسی پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اسے پہلے سو جانا چاہیے تاکہ اس کی نیند مکمل ہو جائے کیونکہ اگر ایک آدمی نیند میں نماز پڑھتا رہا تو اسے کیا خبر کہ وہ استغفار کی بجائے اپنے لیے بددعائیں کر رہا ہو۔“

۴۔ مشغول کرنے والی چیزوں پر نماز پڑھنا:

آدمی جس چیز پر نماز پڑھ رہا ہے یا جہاں نماز پڑھ رہا ہے وہاں سامنے کوئی ایسی چیز

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ۲۱۳، صحيح مسلم: ۷۸٦

(2) صحيح البخاري كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ۲۱۲، صحيح مسلم: ۷۸٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہونی چاہیے جس پر آدمی کی نظر کا مشغول ہو جانے کا خطرہ ہو یعنی اس پر نقش و نگار نہیں ہونا چاہیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقش و نگار والا کپڑا گھر کے کونے میں لٹکا رکھا تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

[أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي] ①

''اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقش و نگار مجھے نماز میں مسلسل پریشان کرتے رہتے ہیں۔''

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر نماز میں نمازی کے سامنے کوئی نقش و نگار والی چیز پڑی ہو تو اس کی توجہ اس کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے اور اس کا خشوع و خضوع فوت ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث بھی اس مسئلے کی وضاحت کر رہی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے الماری کے اوپر تصویر والا کپڑا لٹکا رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

[أَخِّرِيهِ عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي] ②

''اسے یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں مجھے مسلسل پریشان کرتی رہی ہیں۔''

چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا دیے۔

۵۔ نقش و نگار والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا:

نقش و نگار والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے۔ سیدہ

---

① صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویرہ......: ۳۷۴

② صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ، رقم: ۲۱۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي] ①

''نبی اکرم ﷺ کالی اور سفید دھاری دار قمیص میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ کی توجہ اس کی دھاریوں پر مرکوز ہوگئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دھاری دھار قمیص ابوجہم بن حذیفہ کو دے دو اور مجھے سادہ قمیص لا دو اس قمیص نے تو مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔''

اسی حدیث کے آخر میں الفاظ ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا، وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي]

''میں نماز میں اس کے نقش و نگار دیکھ رہا تھا مجھے ڈر محسوس ہوا کہ کہیں یہ مجھے نماز سے غافل نہ کر دیں۔''

٦۔ سخت گرم یا سرد جگہ پر نماز پڑھنا:

سخت گرمی یا سخت سردی میں نماز پڑھنا یہ بھی خشوع کے منافی امر ہے۔ آدمی اگر اس حالت میں نماز پڑھتا ہے تو وہ یا تو پسینے سے شرابور ہو رہا ہوتا ہے یا سردی سے سکڑ رہا ہوتا ہے دونوں حالتوں میں آدمی کی توجہ نماز کی طرف کم ہو جاتی ہے بلکہ یہی سوچ اور تمنا ہوتی ہے کہ جلدی نماز ختم ہو اور جان کو سکون پہنچے۔ جب اس طرح کی حالت ہو گی تو خشوع وخضوع تو آدمی سے کوسوں دور چلا جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ آدمی حسب استطاعت کوشش کرے کہ نماز کو نہ تو زیادہ سخت گرمی والی جگہ اور نہ سخت سردی والی جگہ ادا کرے۔ جب موسم معتدل ہوگا تو آدمی نماز اطمینان سے پڑھے گا۔

① صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب اذا صلى في ثوب له ......: ٣٧٣، صحيح مسلم: ٥٥٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر کی اذان کہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَبْرِدْ، أَبْرِدْ، أَوْ قَالَ :انْتَظِرْ، انْتَظِرْ، وَقَالَ :إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ] (1)

''ٹھنڈا وقت ہونے دو، ٹھنڈا وقت ہونے دو یا یہ کہا انتظار کرو، انتظار کرو اور پھر فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے، جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سخت گرمی میں نماز ادا کرنے سے خشوع اور دل لگانے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور آدمی عبادت سخت پریشانی اور مشکل میں ادا کرتا ہے اس لیے شارع علیہ السلام نے ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے تاکہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور بندہ حاضر دل کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور اسے نماز کا فائدہ حاصل ہو جائے یعنی خشوع بھی ہو اور اس کا دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔'' (2)

۷۔ کنکریاں سیدھے کرنا یا کپڑے درست کرتے رہنا:

دورانِ نماز سامنے سجدے والی جگہ پر پڑی کنکریوں کو درست کرتے رہنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے اسی طرح دورانِ نماز کپڑے وغیرہ درست کرتے رہنا یہ بھی خشوع کے منافی عمل ہے۔ اگر جگہ درست کرنے کا معاملہ ہے تو وہ نماز سے پہلے ہی کر لیں لیکن اگر نماز میں بھی حاجت محسوس ہو تو ایک ہی دفعہ اس معاملے کو نپٹا لینا چاہیے۔

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

[أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ

(1) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الابراد بالظهر في شدة الحر: ٦١٥

(2) الوابل الصیب: ٢٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً] ①

''نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کے لیے کہا جو ہر سجدے میں جاتے وقت مٹی کو درست کرتا۔ (پہلی بات تو یہ ہے کہ تو ایسا نہ کر) اگر ایسا کرنا ہی ہے تو ایک ہی دفعہ کر لے۔''

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً تَسْوِيَةَ الْحَصٰى] ②

''(کنکریوں) کو نہ چھوؤ جب تم نماز میں ہو اگر ضرور ہی کرنا پڑے تو ایک ہی دفعہ کنکریوں کو سیدھا کر لو۔''

ایک بہت اہم چیز جو ہم یہاں بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نماز کی حالت میں متوجہ ہوتی ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے خصوصی طور پر کنکریوں کو چھونے سے منع کیا ہے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى] ③

''جب تم نماز میں کھڑے ہوتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہوتی ہے (تو جب تم نماز میں کھڑے ہو) کنکریوں کو نہ چھوا کرو۔''

دوران نماز اگر ناک ہاتھ یا پیشانی پر بھی کوئی مٹی وغیرہ لگ جاتی ہے تو اس کو بھی صاف کرنے سے گریز کرنا چاہیے اگر زیادہ الجھن محسوس کر رہا ہو تو ایک ہی دفعہ اس کو

---

① صحيح البخاري، أبواب العمل في الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة: ١٢٠٧، صحيح مسلم: ٥٤٦

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلوة، باب مسح الحصى في الصلاة: ٩٤٦

③ سنن أبي داؤد، كتاب الصلوة، باب مسح الحصا في الصلوة: ٩٤٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف کرے۔ ایک دفعہ بارش کی وجہ سے مسجد نبوی میں کیچڑ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں نماز پڑھی تو آپ ﷺ کے ماتھے پر پانی اور گارے کے نشانات لگے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے چہرے کو صاف نہیں کیا۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پیشانی والی جگہ کی کنکریاں ٹھیک کرنے کے بدلے اگر مجھے کوئی سرخ اونٹ بھی دے تو مجھے قبول نہیں۔

سیدنا عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں، سلف صالحین نماز مکمل کرنے سے پہلے پیشانی صاف کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ①

۸۔ دورانِ نماز التفات کرنا:

التفات کا مطلب ہے نماز میں ادھر ادھر جھانکنا۔ التفات کی دو اقسام ہیں:

1. التفاف القلب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل ہٹا کر غیر اللہ کی طرف متوجہ کرنا۔
2. التفات بصر: سجدہ والی جگہ کی بجائے دائیں بائیں نظر گھمانا۔

یہ دونوں اقسام منع ہیں جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب انسان دل یا آنکھ کی توجہ غیر اللہ کی طرف ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اعراض کر لیتے ہیں۔ ②

حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے، اس کے کچھ الفاظ یہ ہیں، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ] ③

---

① فتح الباری: ۲/ ۹٦

② الوابل الصیب: ۳۵

③ سنن الترمذی، کتاب أبواب الامثال، باب ما جاء فی مثل الصلوٰة والصیام والصدقة: ۲۸٦۳، صحیح الترغیب: ۱/ ۳۵۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت جھانکو اللہ تعالیٰ اپنی توجہ بندے کی طرف اس وقت تک کیے رکھتے ہیں، جب تک وہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔

اسی طرح ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ] ①

''جب نمازی ادھر ادھر نہیں جھانکتا اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ جب نمازی التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ پھیر لیتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر ادھر ادھر جھانکنا ایک تو سوءِ ادب ہے اور دوسرا نماز میں خشوع کے بھی منافی ہے۔ سوءِ ادب کیسے ہے؟ اس کی وضاحت امام ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''جو آدمی دورانِ نماز دل یا نگاہ سے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو بادشاہ بلائے اور اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے گفتگو کرنے لگے اور وہ اثناءِ کلام میں بادشاہ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو اور اس کا دل غیر حاضر ہونے کی وجہ سے حاکم کی بات کو سمجھ ہی نہ رہا ہو ذرا سوچیں بادشاہ کا اس آدمی کے ساتھ کیا رویہ ہوگا۔ کم از کم اس کی سزا یہ تو ضرور ہوگی کہ شدید غصے میں حاکم وقت اس شخص کو اپنے سامنے سے ہٹا دے اور اس شخص کی قدر و منزلت بھی بادشاہ کے سامنے کم ہو جائے گی اس طرح کا آدمی کبھی بھی اس آدمی کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان دونوں کی نمازوں کا مرتبہ برابر ہو سکتا ہے جو حاضر دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح نماز ادا کرتا ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے کہ کس کے سامنے وہ کھڑا ہے۔ اس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے سرشار ہے

① سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الالتفات فی الصلوٰۃ: ۹۰۹، صحیح ترغیب: ۱/ ۳۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردن اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا اتنا حیا ہے کہ اس کا دل دوسری طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی نگاہ ادھر ادھر گھومتی ہے۔ جناب حسین بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک ہی نماز میں دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں ان دونوں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اس کی وجہ ایک اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا بے توجہ اور غافل کی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔" ①

انسان کی نگاہ نماز میں سجدہ کی جگہ پر ٹکی رہنی چاہیے تا کہ وہ التفات سے بچ سکے، نبی اکرم ﷺ اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ سے متجاوز نہیں کرتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے:

[مَا خَلَّفَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا] ②

"آپ ﷺ کی نظر سجدہ کی جگہ سے نہیں پھری حتی کہ آپ باہر تشریف لے آئے۔"

تشہد کی حالت میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ توحید کرتے اور آپ کی نگاہ اشارہ سے تجاوز نہ کرتی، سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ] ③

"آپ ﷺ کی نگاہ اشارہ سے متجاوز نہیں کرتی تھی۔"

آپ ﷺ نے التفات کو اختلاس شیطان اور التفات تعلب (کہ یہ شیطان کا جھپٹنا

---

① الوابل الصيب: ٣٥-٣٦

② صحيح ابن خزيمه، كتاب المناسك، باب الخشوع في الكعبة إذا... : ٣٠١٢، مستدرك حاكم: ١/٤٧٩، ١٧٦١

③ سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الإشارة في التشهد: ٩٩٢، سنن النسائي: ١٢٧٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لومڑی کا جھانکنا ہے) سے تشبیہ دے کر اس سے نفرت کا اظہار فرمایا۔

دورانِ نماز دوسری طرف متوجہ ہونے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ] ①

''یہ اس چوری کا نام ہے جو شیطان بندے کی نماز سے چرا لیتا ہے۔''

اس بحث سے یہ بات سمجھ آئی کہ حالت نماز میں ادھر اُدھر جھانکنا یا سامنے کا نظارہ کرنا یہ خشوع کے منافی عمل ہے اس سے حتی الوسع انسان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۹۔ نماز میں جمائی لینا:

شیطان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ وہ عبادت کرنے والے کی عبادت کو کسی نہ کسی طریقہ سے خراب کر دے۔ جمائی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے آدمی میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے خشوع بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔آگے فرمایا:

[التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ الشَّيْطَانُ] ②

''اور جمائی شیطان سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے جب جمائی آئے تو اس کو روکنے کی تلقین کی ہے اور اس کا طریقہ کار بتایا ہے۔نماز میں تو اللہ کے نبی ﷺ نے خصوصی طور پر اسے روکنے کی تلقین کی ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

① صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الالتفات في الصلاة: ٧٥١

② صحيح البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس و جنوده: ٣٢٨٩، صحيح مسلم: ٢٩٩٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ][1]

''جب دورانِ نماز کسی کو جمائی آ رہی ہو ممکن حد تک اسے روکے کیونکہ جمائی کے ذریعے شیطان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔''

۱۰۔ نظر آسمان کی طرف اٹھانا:

نماز میں التفات (ادھر ادھر دیکھنا) سے اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا، لیکن دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا اس سلسلے میں سخت تنبیہ فرمائی۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ :لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ][2]

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں؟ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے اس قول میں اتنی سختی کی حتی کہ فرمایا: وہ لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں کہیں یہ نہ ہو ان کی نگاہ اُچک (بصارت ختم کر) لی جائے۔''

۱۱۔ اذکار و قراءت اونچی آواز میں پڑھنا:

اونچی آواز میں اذکار پڑھنا یا قرآن کریم کی تلاوت کرنا یہ ساتھ کھڑے نمازی کے لیے پریشانی کا سبب بنتا ہے اور اس وجہ سے اس کا خشوع و خضوع غارت ہو جاتا ہے اس لیے ہر آدمی کی ذمہ داری ہے کہ ہر اس کام سے اجتناب کرے جو دوسروں کو پریشان کرنے والا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب تشمیت العاطس و کراهة التثاؤب: ۲۹۹۵

[2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة: ۷۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ، أَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ] ①

''خبردار تم میں سے ہر ایک (نماز میں) اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے کوئی کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے اور کوئی کسی کے مقابلے میں اپنی آواز کو اونچا نہ کرے یا نماز میں ایسا نہ کرے۔''

۱۲۔ دورانِ نماز تھوکنا:

دورانِ نماز میں سامنے تھوکنا یہ حرکت خشوع کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے بھی خلاف ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انسان اسے طبعی طور پر ناپسند کرتا ہے اگر کوئی آدمی دورانِ نماز تھوکتا ہے اس تھوک کی وجہ سے باقی لوگوں کی بھی نماز خراب ہونے کا خدشہ ہے یعنی وہ اس کی وجہ سے کوفت محسوس کریں گے اور خشوع ان سے غائب ہو جائے گا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا] ②

''جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی دورانِ نماز اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے کہ دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے نمازی اپنے بائیں طرف تھوکے یا پاؤں کے نیچے تھوکے بعد میں اسے دفن کردے۔''

① سنن أبي داود، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل: ۱۳۳۲

② صحيح البخاري، كتاب المساجد، باب دفن النخامة في المسجد: ٤١٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حکم اگر آدمی اکیلا نماز پڑھ رہ ہے تو اس شکل میں ہوگا ۔ اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بائیں طرف بھی نہیں تھوکے گا کیونکہ وہ دوسرے نمازی کی دائیں طرف ہوگی آج کے دور میں یعنی ہماری مساجد کو صفوں و قالینوں سے آراستہ کیا جاتا ہے اس شکل پر عمل کرنا مشکل سمجھ آتا ہے ۔ آدمی جب صحراء وغیرہ میں ہو تو اس پر عمل کرسکتا ہے ۔ فی زمانہ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو کپڑے کا رومال یا ٹشو پیپر اس کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا س کے علاوہ جو بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں ،یعنی سر کے رومال کا پلو قمیص کا دامن وغیرہ۔

۱۳۔ گندے کپڑے پہننا:

اللہ رب العزت خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ سے ایک آدمی نے دریافت کیا، آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں، کیا یہ تکبر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] ①

’’یقیناً اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔‘‘

آدمی دنیا میں کسی سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اچھے اور خوبصورت کپڑے زیب تن کرکے ،خوشبو لگا کر مکمل تیار ہو کر جاتا ہے مگر جب اللہ کے حضور حاضری کا وقت آتا ہے تو وہ کپڑے کتنے ہی گندے کیوں نہ ہوں کتنے ہی بدبودار کیوں نہ ہوں انہی میں نماز ادا کرنے آجاتا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب اس طرح کا نمازی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو یہ ان کے لیے کافی پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ جو اس کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں اور وہ اس وجہ سے اپنی نماز کا خشوع وخضوع ضائع کر بیٹھتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہم حتی الوسع کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لیے جائیں تو اچھے کپڑے یعنی دھلے ہوئے کپڑے پہن کر جائیں۔

① صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم: ٩١-(١٤٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امورِ قلبیہ جو خشوع کے لیے معاون ہیں

اذان:

جب آپ مؤذن کی اذان سنیں تو اپنے دل میں قیامت کی پکار کی دہشت حاضر کریں اور اذان کو سنتے ہی اپنے ظاہر اور باطن کو اس کے جواب کے لیے تیار کریں کیونکہ جو اس پکار کے لیے جلدی کریں گے وہ قیامت کے روز لطف کے ساتھ پکارے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں منافقین کا یہ وصف بیان کیا ہے:

﴿وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾ (النساء:142)

''اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں بڑی سستی اور کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔''

مومنین کی صفات منافقین کی صفات کے برعکس ہیں وہ اذان سن کر خوشی کے ساتھ ہشاش بشاش نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

طہارت:

جب آپ نماز کی جگہ، کپڑے اور ظاہری جسم پاک کرلیں تو اپنے دل کی طہارت سے غافل نہ ہونا اس کی طہارت کے لیے اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اس کے سامنے اپنے گناہوں پر نادم ہوں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیجیے۔ باطنی طہارت ،ظاہری طہارت سے زیادہ ضروری ہے۔

ستر العورۃ:

ستر العورۃ سے مراد بدن کے وہ مقام لوگوں کی نظروں سے چھپائے جائیں جس کو چھپانے کا حکم ہے اور باطن کی خرابیاں جس پر سوائے پروردگار کے اور کوئی مطلع نہیں ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں رہتی مگر اس پر نادم ہونا اور اللہ تعالیٰ سے حیا اور خوف کرنا اس کا کفارہ بن جاتا ہے۔

قبلہ رخ ہونا:

اپنے ظاہر چہرے کو ہر طرف سے پھیر کر اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف کر لو اور یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اپنے دل کو تمام جہتوں سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا واجب ہے اور یہی سبق ہمیں استقبال قبلہ سے ملتا ہے اور اسی لیے تو اللہ کے نبی ﷺ دعائے استفتاح کے طور پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

[وَجَّهْتُ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا] [1]

''میں نے اپنا منہ اس طرف کیا جس نے زمین و آسمان بنائے۔''

قیام:

اس سے مراد کہ اپنے بدن اور دل سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو اور اس وقت ذہن میں یہ بات لائیں کہ قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور اس کے سوالات کے جواب دینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ذہن میں بٹھائیں اور خود کو ایسے قیام کے لیے تیار کریں جو آپ کو قیامت والے دن نجات دلا سکے۔

نیت:

نیت سے مراد کہ یہ بات دل میں پختہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا جو حکم دیا ہے اسے ہم نے مانا اور اس کو خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنے کا عزم کریں اس غرض سے کہ اس سے ثواب کی طمع کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور اس کی قربت میں محبت کرتے ہوئے۔ جب آپ کوئی اچھی بات یا عمل اللہ تعالیٰ کے لیے کریں تو اس میں نیت خالص ہونی چاہیے اور یہ تو پکی بات ہے کہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ: ۷۷۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت والے دن نجات اسی کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خلوص نیت سے عمل کرتا رہا ہوگا۔

تکبیر:

جب آپ تکبیر کہیں تو آپ کا دل اس قول کو جھوٹا نہ سمجھے اگر دل میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے بڑی جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ کی خواہشات غالب ہیں اور آپ کا رجحان اللہ تعالیٰ سے زیادہ اس طرف ہے تو گویا آپ نے اپنا معبود اسی کو ٹھہرا لیا اور اس کو بڑا جانا یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ آپ کا ''اللہ اکبر'' کہنا صرف ایک خالی کلمہ ہے اس وجہ سے کہ دل اس کی موافقت نہیں کر رہا۔ اور جس آدمی میں اس طرح کا معاملہ ہے تو یہ بہت ہی خطرناک معاملہ ہے اگر توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور عفو پر حسن ظن نہ ہو مراد یہ ہے کہ اگرچہ توبہ واستغفار کی جا سکتی ہے لیکن یہ معاملہ کافی خطرناک ہے۔

استعاذہ:

جب أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہو تو سمجھو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور تاک لگائے ہوئے کہ کس طرح تمہارے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے نماز کی شکل میں اس کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور یہ سمجھو کہ تم شیطان کی ان چالوں سے پناہ مانگتے ہو شیطان انسان کو جب وہ نماز میں ہوتا ہے دنیاوی خواہشات میں اور وسواس میں مشغول کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ یہ انسان نماز کی حقیقی لذت اور ثواب سے محروم ہو جائے۔

بسم اللہ:

جب بسم اللہ پڑھو تو اس سے یہ نیت کرو کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں تاکہ اس کے نام کی وجہ سے زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے اور وہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جب تو الرحمٰن الرحیم کہے تو اپنے دل میں اس کے انواع لطف کو حاضر کرلو تاکہ تم پر اس کی رحمت کا حال کھلے اور اس سے تمہارے دل میں امید ابھرے۔ اسی طرح مکمل سورہ فاتحہ کے رموز واوقاف کو سمجھ کر پڑھتا جا۔

قراءت سورت:

جب کسی سورت کی قراءت شروع کی جائے تو ضروری ہے کہ تو اس پر غور کر اور ہر آیت پر وقف کرحتی کہ تجھے معنی سمجھ آجائے پھر اگلی آیت پڑھ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴾ (محمد:24)

''کیا تم قرآن کریم پر غوروفکر نہیں کرتے یا تمہارے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں۔''

قراءت میں آواز کا لحاظ کرو یعنی حروف کو اچھی طرح ادا کرنا اس میں جلد بازی نہ کرنا اور رحمت اور عذاب کی آیتوں کو اور وعدہ اور وعید کی آیتوں کو اور تحمید اور تمجید کی آیتوں کو جدا جدا لہجوں میں پڑھنا۔

رکوع وسجدہ:

عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع کے لیے جھکو پھر سجدہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکو سب سے زیادہ درجہ کی ذلت سجدہ میں ہے یعنی آدمی اپنا منہ جو سب چیزوں سے عزیز تر ہے اس کو زمین پر رکھنے کا حکم ہے وہ مٹی جس سے یہ پیدا کیا گیا ہے اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیحات اور زیادہ کرو سبحان ربی الاعلیٰ کا بار بار ورد کر کے دل میں اس کی عظمت پیدا کریں۔ کیونکہ ایک دفعہ کہنے کا اثر تھوڑا ہوتا ہے۔

جب تمہارا دل نرم ہو اور یہ بات تمھیں معلوم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توقع کرو اس کی رحمت ذلت اور ضعف کی طرف دوڑتی ہے شیخی اور تکبر کی طرف نہیں دوڑتی اور اب اپنے سر کو اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھاؤ اور اپنی حاجت ان الفاظ میں مانگو۔ رب اغفرلی و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارحم۔ ''اے میرے رب! تو مغفرت کر اور رحم کر۔'' یا جو دعا تمہارے دلوں میں ہے وہ کرلو۔

تشہد:

جب تم تشہد کے لیے بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور یقین رکھو کہ جتنی بھی چیزیں اللہ تعالیٰ کے تقرب کی ہیں خواہ وہ نماز ہو طیبات ہو یا اخلاق طاہرہ ہو سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اسی طرح تصور کہ بادشاہت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہی معنی التحیات میں پایا جاتا ہے اور جب تو نبی ﷺ پر درود پڑھے تو اپنے دل کو مکمل حاضر کرے اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کو پہنچے گا اور تم کو اس کا جواب تمہارے سلام کی نسبت کامل تر ملے گا پھر تو اپنے اوپر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں کے اوپر سلام کر پھر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کو شہادت والے دونوں جملے پڑھ کر تازہ کرو پھر رسول اکرم ﷺ پر درود ابراہیم پڑھو پھر تم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ان چار چیزوں کی، عذاب النار ، عذاب القبر ،فتنة المحيا والممات اور فتنہ مسیح دجال۔ اس کے بعد تو سلام پھیرے اور سلام کے وقت نیت کرو کہ میں فرشتوں اور حاضرین پر سلام کہتا ہوں اور سلام سے نماز سے پورا ہونے کی نیت کرلو اور اللہ تعالیٰ کے شکر کا دل میں خیال کرلو کہ اس نے تمھیں عبادت کرنے کی توفیق دی۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے توقع رکھ کہ وہ اپنے فضل وکرم سے تیری اس عبادت کو قبول فرمائے۔ [1]

www.KitaboSunnat.com

[1] احیاء العلوم: ۱/ ۳۰٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

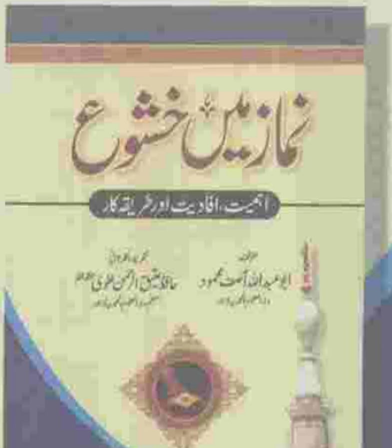
نماز میں خشوع
اہمیت، افادیت اور طریقہ کار